REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P/GDP. 3

جلد ۳۶ — شمارہ ۳۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۶ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۴۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly BADR Qadian 143516.

۲۳ محرم ۱۴۰۸ ہجری — ۱۷ تبوک ۱۳۶۶ ہش — ۱۷ ستمبر ۱۹۸۷ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ تبوک (اگست) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سرکرنے میں دن رات ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بدل دعائیں کرتے رہیں۔

٭ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ہنوز لندن میں ہی قیام پذیر ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔

٭ ۔ مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور جملہ دودمان کرام و احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

٭ ۔ آئندہ ماہ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے ہر سہ ذیلی تنظیموں کے سالانہ مرکزی اجتماعات کے سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو ان بابرکت دینی اجتماعات میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر سہ اجتماعات کا انعقاد ہر جہت سے کامیاب و بہتر اور بابرکت ہو۔ آمین۔

٭ ۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش سابق نائب ناظر اعلیٰ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے قارئین سے درخواست دعا ہے۔

—٥—

# جو خدا پر توکل، دعا اور حکمت سے کام کرتے ہیں

## ان کو سینکڑوں روحانی پھل عطا ہو جاتے ہیں۔

### میں جماعت کے ہر فرد کی طرف سے روحانی پھلوں کے عطا ہونے کی خوشخبریوں کا منتظر ہوں

فجی کے انصار، خدام، اطفال اور لجنہ کے سالانہ اجتماع کیلئے حضور انور کا خصوصی پیغام

پیارے عزیزان!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مجالس ہائے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ فجی اپنا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷۔ ۱۸ اپریل ۱۹۸۷ء کو NADI کے مقام پر منعقد کر رہی ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور آپ سب کو جزائر فجی میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک غیر معمولی جوش اور ولولہ عطا ہو سستیاں دور ہوں اور غفلتیں پیچھے چھوڑ دیں اور خدا کرے کہ جب آپ اس اجتماع سے واپس لوٹیں تو آپ کی غیرت بیدار ہو چکی ہو کہ ایک شخص باہر سے آیا اور بازی لے گیا اور ہم یہاں کے ہوتے ہوئے بھی بہت پیچھے رہ گئے۔

سوچیں اور فکر مند ہوں کہ نوجوانوں کی اتنی بڑی جماعت ہو اور تبلیغ کے میدان میں ایسی سستی! معلوم ہوتا ہے کہ ولولہ نہیں ورنہ بے چین ہو جاتے، کتنے جوان ہیں کئی کی شادیاں ہو چکی ہیں اور کئی ابھی اس انتظار میں ہیں جن کی ہوئی ہیں ان کی اولاد نہ ہو تو دیکھوں کہ کس طرح بے چین ہو جاتے ہیں۔ خط لکھتے ہیں، دوائیوں کے بارہ میں ادھر سے بھی پوچھتے ہیں اور ادھر سے بھی لیکن روحانی اولاد نہ ہونے پر طبیعت میں کوئی بے چینی نظر نہیں آتی۔ جو خدا پر توکل کرتے ہیں اور دعا اور حکمت سے کام کرتے ہیں ان کو ایک نہیں بلکہ سینکڑوں روحانی پھل عطا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بار بار آپ کو میرا پیغام یہی ہے کہ ایک ہو کر بڑھیں۔ خدا سے دعا مانگیں اور اسی پر بھروسہ کریں اللہ تعالیٰ خود سامان پیدا کر یگا۔ آپ کی بے چینی اور حرکت کی ضرورت ہے۔ قدم بڑھا کر تو دیکھیں کہ وہ کس طرح پھلوں سے آپ کی جھولیوں کو بھر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور سیم دعوت الی اللہ کی بہترین تکمیل کی توفیق بخشے اور اس کی رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ کے سر پر دراز رہے۔ میں جماعت کے ہر فرد کی طرف سے روحانی پھلوں کے عطا ہونے کی خوشیوں بھری خبریں سننے کا متمنی ہوں۔ اللہ آپ کو اس سعادت سے نوازے آمین۔

جماعت کے چھوٹوں کو بھی اور بڑوں کو بھی عورتوں کو اور مردوں کو بھی سب کو میرا محبت بھرا اسلام۔

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

T-651
12-3-87

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۵ مئی)

## جلسہ سالانہ قادیان

### مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مرزا احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۳۶۶ ہش

# سستی شہرت کے حصول کی ناکام کوشش

تاریخ مذاہب یہی بتاتی ہے کہ ہر زمانہ میں مامورین الٰہی اور ان کی جماعتوں کی مخالفت کا بیڑا وقت کے بدترین علماء نے ہی اٹھایا اور انہیں اپنے مقصد میں ہمیشہ ناکامی و نامرادی ہی دیکھنا نصیب ہوئی۔ آج بھی جماعت احمدیہ عالمی سطح پر جس قدر بڑی مخالفت سے دوچار ہے آج کل میں پاکستان کے خود ساختہ یا حکومت کے پروردہ علماء کا مذموم کردار سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ جن کا پیشہ ہی ارباب حکومت کی خوشنودی کے حصول کی خاطر جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و اشتعال انگیزی، بہتان تراشی اور افترا پردازی کرنا ہے۔ مگر افسوس کہ اس مذموم مقصد میں قدم قدم پر ذلت و رسوائی سے ہمکنار ہونے کے باوجود آج تک انہیں اس نہج پر غور کرنے کی توفیق نہیں ملی کہ اسلام ان کے اس طرز عمل کو کیا تعبیر کرتا ہے اور دنیا ان کے اس طریق کو کس نگاہ سے دیکھتی ہے؟

گزشتہ دنوں حکومت پاکستان کے پروردہ ایک ایسے ہی خود ساختہ عالم دین مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی کی باسی کڑھی میں ابال آیا اور انہوں نے ۱۵ مئی کے خطبہ جمعہ میں سب کمیٹی برائے امور خارجہ امریکہ کی اس سفارش پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا کہ جب تک حکومت پاکستان احمدیوں کو مکمل مذہبی آزادی نہیں دیتی اور ملکی انتخابات میں پارٹی سسٹم بحال نہیں کرتی اس کو دی جانے والی مالی اور تکنیکی امداد میں تخفیف کردی جائے۔ دانشمندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ ارباب حکومت اور ان کے کاسہ لیس علماء کو امریکن ایڈمنسٹریشن کے اس بل کی روشنی میں احمدیوں کے تئیں اپنے غیر اسلامی اور انسانی قدروں کے یکسر منافی طرز عمل پر ندامت اور شرمندگی کا احساس ہوتا ہے۔ اور وہ فرمان نبوی السعید من وُعِظَ بِغَیرِہ کے مطابق قرآن و سنت سے نہ سہی غیروں سے ہی کوئی نصیحت پکڑتے لیکن اس کے برعکس مولوی چنیوٹی صاحب نے منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر جماعت احمدیہ سے متعلق اپنے بے ہودہ مطالبات دہراتے ہوئے انتہائی متکبرانہ انداز میں کہا:۔

"یہ ایک اسلامی ملک کا حال ہے کہ امریکہ ہمیں سبق سکھا رہا ہے۔ میں جونیجو اور ضیاء کو کہتا ہوں کہ ایسی امداد کا انکار کر دیں جس میں قادیانیوں کی آزادی کا حصہ ہے ایسی امداد پر لعنت، لعنت۔ ہم شریعت بل کے منتظر ہیں۔ ہم نے ابھی تک قادیانیوں کو کچھ نہیں کہا بلکہ خمینی نے اپنے ملک میں بیس ہزار بہائیوں کا قتل عام کر کے ختم کر دیا تھا۔ یہ بہائی قادیانیوں کے بڑے بھائی ہیں۔ قادیانیوں کے ساتھ ہم بھی حضرت عمر فاروقؓ کا قانون بنا کر عمل کریں گے۔ قتل عام ہوگا یا ان کو ملک چھوڑنا ہوگا۔"

واضح رہے کہ یہ وہی مولوی منظور احمد چنیوٹی ہیں جو اپنی مخالف احمدیت مہم میں بارہا ذلت و رسوائی کا منہ دیکھ چکے ہیں مگر وائے حسرت کہ آج تک ندامت اور پشیمانی کا احساس ان کے پاس ہو کر بھی نہیں گزرا ماضی قریب میں ان کی اسی اشتعال انگیز مہم جوئی کے باعث کس کس رنگ میں عزت افزائی کی گئی؟ ملاحظہ فرمائیے:۔

● ضلع مجسٹریٹ حیدرآباد نے بشمول ان کے ۱۸ علماء پر ضلع بھر میں داخلہ پر پابندی عائد کی۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۵/۹/۸۴)

● ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساہیوال نے ان سمیت تین علماء کا ضلع ساہیوال میں ایک ماہ کے لئے داخلہ ممنوع قرار دیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۱/۹/۸۵)

● پنجاب اسمبلی کے اسپیکر میاں منظور احمد وٹو کو قادیانی نواز کہنے پر دس ارکان اسمبلی نے ان کے خلاف ایوان میں تحاریک التوا پیش کیں جن پر بحث کے دوران ارکین کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا کو اپنی کم علمی سے اسپیکر پر نہیں تھوپنی چاہیئے تھی۔ انہیں عبوری کارروائی کے طور پر ایوان سے بقیہ اجلاس تک نکال دیا جائے اور معاملہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ انہیں عالم دین نہ کہا جائے کیونکہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے ہم لاعلمی کے سبب ان کو عالم دین سمجھتے رہے ہیں۔ انہوں نے ہمارے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ان کا بیان شرمناک حرکت ہے ان کے ایمان کی کمزوری درست کی جائے۔ ایک رکن نے دریافت کیا کہ جب مولانا کا نکاح ٹوٹ چکا ہے تو ان کی اولاد کیا کہلائے گی۔ دوسرے نے جواب دیا کہ پہلی اولاد کو اولاد ضلال ہی قرار دیا جائے گا۔ مولانا کو چاہیئے کہ وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہ کریں اور اپنے الفاظ واپس لیتے ہوئے ایوان سے معافی مانگیں۔ ہمیں خدشہ ہے کہ لوگ انہیں فتویٰ فروش ملا کا نام نہ دیں ایک رکن کے اس مطالبہ پر کہ مولانا کو سخت سزا دی جائے ایوان میں شور بلند ہوا کہ انہیں کوڑے مارے جائیں اس پر ایک رکن نے کہا کہ اسلام میں کوڑے نہیں اس لئے دروں کی ایسی سزا دی جائے جو دوسروں کے لئے عبرت ہو ان کی زبان پر کنٹرول کیا جائے ورنہ ہم تدارک کر سکتے ہیں۔ بحث کے دوران مقررین نے انہیں مولانا کہنے سے انکار کر دیا جس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنی حکومت سے پوچھیں کہ وہ مجھے مولانا سمجھتی ہے یا نہیں؟ بالآخر چنیوٹی صاحب کو یہ کہہ کر اپنی جان چھڑانی پڑی کہ وہ ایوان سے معذرت خواہ ہیں جس پر اسمبلی نے انہیں معاف کر دیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۹/۹/۸۵)

● اسی ضمن میں اسمبلی کے باہر اسلامی انقلابی محاذ پاکستان کے سربراہ نواز خیر ایڈووکیٹ نے کہا کہ مولانا اخبارات کے ذریعہ سستی شہرت حاصل کرنے کے جنون میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اسلام اور علماء کی بدنامی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۳/۶/۸۴) اور تحصیل چنیوٹ کی ممتاز سیاسی شخصیت اور جمعیۃ العلماء پاکستان کے مقامی رہنما مہر فضل عباس ایڈووکیٹ نے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے نام کے ساتھ چنیوٹی کا لفظ استعمال کرنا بند کریں۔ تا دوسرے شہریوں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ (ڈیلی رپورٹ فیصل آباد ۱/۶/۸۴)

اس پس منظر میں ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ چنیوٹی صاحب کا مندرجہ بالا تازہ بیان اندرون ملک روز بروز ان کی گرتی ہوئی اپنی ساکھ کو موہوم سہارا دینے کی ایک ناکام کوشش کے سوا کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ خود ان کو بخوبی علم ہے کہ پاکستان کے (باقی صفحہ پر)

## مرحبا اے راہِ مولیٰ کے اسیرو مرحبا

از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، واقفِ زندگی ـ ربوہ

مرحبا اے راہِ مولیٰ کے اسیرو مرحبا
تم نے پورا کر دکھایا وعدۂ صدق و صفا

جان و دل سے کی حفاظت کلمۂ توحید کی
ظلم و استبداد کے آگے نہ سر کو خم کیا

جب خدا کے گھر پہ حملہ کر دیا شیطان نے
تم نے اس کا ظالمانہ وار سینے پہ سہا

تم سپاہی ہو جری اللہ کی افواج کے
تم ہی ہو اعوانِ مہدی تم ہی ہو حق آشنا

اپنے چاروں سمت تم نے دیکھ کر رنج و ہموم
ایک لمحہ بھی نہ چھوڑی تم نے راہِ مصطفیٰ

آج پھر اہلِ جہاں نے دیکھ لی روحِ بلال
آج پھر خبّاب کا ظاہر ہوا صبر و رضا

خون کی ہولی تمہارے سامنے کھیلی گئی
تم کو خائف کر سکا نہ عالمِ کرب و بلا

فخر کے لائق ہو تم سب کہ تمہارے کام سے
اس جہاں میں دینِ حق کا بول بالا ہو گیا

اے ہماری آنکھ کے تارو بفیضِ مصطفیٰ
ہو تمہارا حافظ و ناصر دو عالم کا خدا

جاذبِ فضل و کرم ہوگی یقیناً ایک دن
عرش پر پہنچی ہوئی ہے پیارے والوں کی دعا

بندۂ ناچیز اک شبیر کرتا ہے سلام
آپ کو اے راہِ مولیٰ کے اسیرانِ کرام

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل لندن ۱۹ جون ۱۹۸۷ء)

خطبہ جمعہ

# اگر آپ اخلاص کے ساتھ یہ نیت کرلیں کہ شرح کے مطابق چندوں میں کمی نہیں آنے دیں گے

تو

## باقی سارے کام خدا کی تقدیر کرے گی اور مالی لحاظ سے آپکی حالت پہلے سے بہتر ہوگی

### جہاں تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عطا کا تعلق ہے وہ قربانی کرنے والوں کو کبھی خالی ہاتھ نہیں رہنے دیتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ر جولائی (وفا) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید صاحب غازی ۲۸ گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے

(ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کا مالی سال جو تیس جون کو ختم ہوا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد آج یہ پہلا جمعہ ہے اس لئے روایات کے مطابق انشاء اللہ اسی

## مالی سال کی کارکردگی سے متعلق چند باتیں

مَیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

یہ مالی سال دنیا میں ہر جگہ ایک پہلو سے جماعت کے لئے کافی آزمائش کا سال تھا کیونکہ بہت سے ایسے دوسرے چندے تھے جن کا عام روزمرہ کے چندوں کے علاوہ جماعت کے کندھوں پر مقدس بوجھ پڑا۔ اور اس کی وجہ سے خطرہ یہ تھا کہ جماعت اس دفعہ اپنا باقاعدہ ماہانہ چندہ اسی ذمہ داری سے ادا نہیں کر سکے گی جیسے پہلے کرتی رہی ہے۔ خصوصیت سے اس لئے کہ صد سالہ جوبلی کے قریب ہونے کی وجہ سے یہ دوسرا خطرہ تھا کہ بہت سی جماعتیں چونکہ اس چندے میں پیچھے رہ گئی ہیں اور اس کا غیر معمولی بوجھ ہے، عام روزمرہ کے چندوں سے بعض صورتوں میں کئی گنا زیادہ چندہ صرف صد سالہ جوبلی کا دینے والا رہ گیا ہے۔ اور سال صرف ایک باقی تھا۔ پاکستان میں خصوصیت سے یہ اس لئے زیادہ آزمائش کا سال تھا کہ پاکستان میں جو غیر معمولی حالات ہیں اُن کی وجہ سے جماعت کی اقتصادیات پر بھی اس کا اثر ہے۔ ذہنی پریشانیوں کے نتیجے میں ویسے بھی تجارتوں میں، روزمرہ کے تجارتی معاملات میں یکسوئی سے کام نہیں ہو سکتا۔ پھر سینکڑوں ایسے افراد ہیں جن کو کلمۂ شہادت پڑھنے کے جرم میں قید کیا گیا اور ایسی حالت میں وہ قید میں گئے کہ پیچھے اُن کی فصلیں اُٹھانے والا کوئی نہیں تھا۔ اُن کے کام سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا۔ جہاں جہاں جماعت کے بس میں تھا اُنہوں نے کوشش کی۔ اور جہاں تک توفیق ملی۔ اُن کی مدد بھی کی گئی۔ لیکن جنہوں نے دوسری طرف توجہ دی، اُن کے اپنے کاموں کو نقصان پہنچا۔ تو اس لحاظ سے

## جماعت احمدیہ پاکستان کیلئے یہ غیر معمولی آزمائش کا سال تھا

ایک اور پہلو سے اس لئے بھی کہ اگرچہ جوبلی کے چندے میں بیرون پاکستان اور اندرون پاکستان اس سال کے آغاز پر کم و بیش ادائیگی کی ایک ہی نسبت تھی۔ یعنی اگر پاکستان میں ۶۰ (ساٹھ فیصد) کل چندے کی ادائیگی ہوئی تھی۔ تو بیرون پاکستان بھی کم و بیش ایک دو فیصد کے فرق سے یہ تناسب تھا لیکن بیرون پاکستان اس چندے کی ادائیگی کی طرف پاکستان کے مقابل پر بہت کم توجہ دی گئی یہاں تک کہ پاکستان اس سال کی ادائیگی میں تمام دنیا کی تمام جماعتوں سے آگے بڑھ گیا ہے۔ تو اس خیال سے کہ مالی نظام سے تعلق رکھنے والے مجھے دعا کے لئے بھی لکھتے رہے خاص طور پر ناظر صاحب بیت المال۔ اس دفعہ تو اُن کی آواز میں کوئی ضرورت سے زیادہ ہی بیقراری آگئی تھی۔ ہمیشہ وہ مجھے سال کے اختتام سے چند مہینے پہلے اس نیت سے پریشان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ دعا کی طرف توجہ ہو۔ اور ہر دفعہ ڈراتے ہیں کہ صورت حال اس دفعہ کچھ زیادہ ہی خراب ہے۔ مگر اس دفعہ اُن کی آواز میں واقعی خوف تھا۔ پہلے تو نظر آجاتا تھا کہ صرف دعا کی تحریک کی خاطر کہہ رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ اُن کے خطوط میں ... آگئی تھی۔ اور واقعی بات ہی ایسی تھی کیونکہ بعض چندے جو مختلف قسم کے ہیں، گذشتہ سالوں کی نسبت سے بہت ہی پیچھے رہ گئے تھے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک دو مہینے کے اندر اب ناممکن ہو جائے گا کہ چندے ادا ہوں۔

بہرحال جن جن دوستوں نے بھی مجھے توجہ دلائی ان کو میں نے یہی لکھا کہ اس دفعہ بھی ہو جائیگا جو تم سمجھتے ہو نہیں ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے بھی انسانی کوششوں سے نہیں ہوتا رہا۔ پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید سے ہی ایسا ہوا ہے۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہماری کوششوں سے سب کچھ ہو رہا ہے۔ تو دنیا میں اتنا عظیم مالی نظام چلانا، اتنی غریب جماعت کے لئے اور پھر ہر سال قدم آگے بڑھانا، یہ ناممکن ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا اس وقت غریب دنیا میں بہت سے کثرت سے ایسے لوگ ہیں جن میں سے ایک ایک تمام جماعت کے تمام چندوں سے بڑھ کر اگر چاہے تو خرچ

"صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کریگا"
(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ)

پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچرس ۲۳ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
فون:۔ 27-0441
گرام:۔ "GLOBEXPORT"

دین میں خرچ کر سکتا ہے۔ اور سال میں ایک دفعہ نہیں بلکہ ہر مہینے اس سے زیادہ خرچ کر سکتا ہے۔ بعض ایسے کہ ہر ہفتے اتنا خرچ کر سکتے ہیں اور پھر بھی اُن کو فرق نہ پڑے۔ اس لئے ایک عالمگیر غریب جماعت کے لئے اتنی عظیم مالی قربانی کو ہمت اور وفا کے ساتھ جاری رکھنا ایک بہت بڑی چیز ہے۔ اور بوجھ بعض دفعہ اتنا زیادہ محسوس ہوتا ہے کہ واقعی اگر ایک انسان پورا ایمان نہ رکھتا ہو تو اس کا دل ڈول جائے گا۔ کہ اب تو ادائیگی ہماری استطاعت سے باہر چلی گئی ہے۔

اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کل جو پاکستان سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے اُس کے مطابق خدا کے فضل سے

## پاکستان نے سابقہ روایات کو قائم رکھا ہے

اور ہمیشہ کی طرح وعدوں سے آگے قدم بڑھایا ہے پیچھے نہیں ہٹے۔ اس لئے ایک تو یہ خاص طور پہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کا مقام ہے۔ جتنا بھی خدا کا شکر ادا کیا جائے اتنا کم، اور جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا وہ زیادہ عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرا شکر کروگے تو میں تمہیں بڑھاتا چلا جاؤں گا۔ وان شکرتم لازیدنکم۔۔ اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں اُسی نسبت سے تمہیں اور زیادہ عطا کرتا چلا جاؤں گا۔ تو خدا تعالیٰ کے شکر کا ایک تو ویسے بھی موقعہ ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ زیادہ عطا کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ مومن کے اندر احسان مندی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ احسان مند اس نیت سے نہیں ہوا کرتا کہ اس احسان مندی کے بعد کچھ زیادہ ملے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے تو اتنے احسانات ہیں کہ اگر انسان سابقہ کے ہی حق ادا کرتا رہے تو لاکھوں، کروڑوں زندگیاں بھی پائے تب بھی وہ حق ادا نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اب حق ادا کر دیا اب ہمیں اس کے بدلے مزید دے، اس مطالبے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس مومن کو تو اپنی نیت یہی رکھنی چاہیئے کہ ہم جذبۂ احسان مندی کے تابع جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے، اُس کی حمد و ثناء کے گیت گائیں اس کا شکر ادا کریں پل پل، ذہن اُس کی طرف لوٹے اور حمد کے ترانے گائے۔ اسی نیت کے ساتھ شکر کرنا چاہیئے کہ۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ

## خُدا تعالیٰ کا شکر

خواہ کسی نیت سے کیا جائے، وہ ایک ایسا موتی ہے جو عطا کے لئے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ اسی لئے اس نے عطا، پھر بھی کرنا ہی کرنا ہے۔ اور اسی سال میں نے کثرت سے نظارے دیکھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مختلف ممالک ہیں، مختلف حالات ہیں۔ بعض جگہ کثرت سے دوستوں کو پریشانیاں رہتی ہیں۔ اور پھر ان کے حالات میں اونچ نیچ آتا رہتا ہے۔ کبھی اچھے وقت میں زیادہ وعدہ کر بیٹھے جوش ہے محبت ہے۔ اس امید پر کہ یہ اچھے دن جاری رہیں گے۔ اور کچھ دن کے بعد نوکری نہیں ملی یا جو کوئی اور ذریعہ معاش تھا وہ جاتا رہا۔ باقی ساری باتیں بھول گئے لیکن چندے کا بوجھ ذہن میں سب سے اوپر رہا۔ اور سب سے زیادہ اسی فکر میں غلطاں ہو گئے کہ ہم چندہ کس طرح ادا کریں گے چنانچہ ایسے لوگوں کے خط بھی ساتھ آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جوں جوں مالی سال اختتام کے قریب پہنچ رہا ہوتا ہے۔ ایک طرف بیت المال کی طرف سے خط آ رہے ہوتے ہیں، ایک طرف ایسے مخلصین کے خط آ رہے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے صرف اتنے مہینے باقی رہ گئے ہیں اور ابھی تک بقایا چندوں کی ادائیگی کا کوئی انتظام نہیں۔ پھر اُن کے خط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ کس طرح حیرت انگیز طور پر اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا۔ اور صرف انتظام ہی نہیں فرمایا بلکہ اُن کے جو زائد بوجھ تھے وہ بھی اُتار دیئے۔ جو کچھ خدا کے حضور انہوں نے پیش کیا اُس سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ نے انہیں عطا فرما دیا اور جو پہلا پیش کیا وہ بھی خدا کے فضل سے ہی کیا ورنہ ان کے پاس کوئی سامان نہیں تھا

ایسے حیرت انگیز سلوک، اللہ تعالیٰ، ساری دنیا میں، خدا کی خاطر قربانیاں کرنے والی جماعت سے، اور جماعت کے افراد سے کر رہا ہے کہ اُس کے بعد کسی شک کی، کسی وہم کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ ہم کوئی بے سہارا جماعت ہیں۔ ہمارا کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ ہمارا ایسا مولیٰ ہے جو زندگی کے موڑ موڑ پر ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہمارا ایک ایسا مولیٰ ہے۔ جو لمحہ لمحہ اپنے قرب کا احساس دلاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی ہم اُسے قریب کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ اُس کے قرب کے جلوے مختلف شکلوں میں، جماعت احمدیہ پر اور احباب جماعت احمدیہ پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

پس اس سال کی جو کامیابی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوئی اور چونکہ بعض جماعتوں نے باقی دوسری جماعتوں کی نسبت زیادہ قربانی سے کام لیا ہے اس لئے

## ساری دنیا کی جماعتوں کا فرض ہے

کہ ان کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب سے زیادہ تکلیف بھی راہِ خدا میں، اس وقت پاکستان کے احمدی اٹھا رہے ہیں۔ سب سے زیادہ قربانیوں میں بھی اس وقت پاکستان کے احمدی آگے بڑھ چکے ہیں۔ اس لئے سب سے زیادہ اُن کا حق ہے کہ ان کو آپ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اگر آپ ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ کیونکہ روحانی دنیا کا یہی وہ دستور العمل ہے۔ جس کی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں خبر دی۔ اپنے بھائی کے لئے اگر کوئی فکر سے دعا کرتا ہے، دل کی لگن کے ساتھ۔ خلوص اور محبت کے ساتھ۔ تو ویسے ہی اس پر آسمان دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اُس کا اجر خدا کے ہاتھ میں ہے وہ دوسرے کی فکر میں رہتا ہے۔ اور خدا کا سارا نظام اُس کی فکر میں ہو جاتا ہے تو ہم اپنے بھائیوں کے لئے اس طریق پہ جو دعائیں کریں گے وہ ہماری طرف ہی لوٹیں گی۔ اور جب بھی چیزیں خدا کے نظام سے ٹکرا کر لوٹا کرتی ہیں تو یاد رکھیں وہ کم ہو کے نہیں لوٹا کرتیں وہ ہمیشہ بڑھ کے لوٹتی ہیں یہی وہ فرق ہے جو دنیاوی اور آسمانی نظام میں ہے۔ دنیاوی نظام میں کوئی چیز بھی، جو ٹکرا کر آتی ہے بڑھ کر نہیں آتی اس میں کوئی نہ کوئی کمی آ جاتی ہے۔ اس لئے شعاعیں جو آسمان کے پردوں سے ٹکرا کر زمین کی طرف پلٹتی ہیں، خواہ ریڈیائی شعاعیں ہوں یا کوئی دوسری، بسا اوقات اُن کو بوسٹ BOOST (یعنی تقویت دینے کے لئے) کرنے کے لئے، دنیا میں مختلف کلیں لگائی جاتی ہیں تاکہ بار بار ٹکرانے اور لوٹنے سے جو کمزوری ان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے یا سفر کے نتیجے میں، وہ دور ہونی شروع ہو جائے۔ یا وہ دور ہو کر اس میں مزید قوت کا اضافہ ہو جائے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ روحانی نظام میں، اور دعاؤں کے نظام میں جب خدا مومن کے خلوص کے جذبات کو لوٹاتا ہے تو بہت زیادہ بڑھا کے لوٹاتا ہے۔ بوسٹر BOOSTER تو لگے ہوتے ہیں لیکن وہ آسمان پر لگے ہوتے ہیں۔ ہماری پہنچ سے بہت باہر اور بہت بالا۔ لیکن

## یہ BOOSTING کا ایسا زبردست نظام ہے

کہ بعض دفعہ چھوٹی سی نیکی خدا تعالیٰ کے ہاں غیر معمولی طور پر عظمت اختیار کر جاتی ہے۔ اور جب وہ انسان تک واپس آتی ہے تو اُس کی شکل بھی نہیں پہچانی جاتی۔ اس میں ایسی حیرت انگیز، حسین تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس میں ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے، ایسی عظمت آ جاتی ہے پس اللہ تعالیٰ سے اُن کے لئے بھی دعا کریں اور اپنے لئے بھی۔ کیونکہ بیرونی جماعتوں کو بعض معاملات میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ خصوصیت سے میں آپ کو صد سالہ جوبلی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں گذشتہ چودہ پندرہ سالوں میں، بیرونی جماعتوں کا چندہ ابھی، قریباً ۶۰% سالانہ قد سے زیادہ نہیں ہوا۔ جیسا کہ میں نے ایک پہلے خطبے میں بھی بیان کیا تھا اس کا تخمینہ آج سے بہت پہلے لگایا گیا تھا۔ یعنی آج سے تقریباً دس، بارہ سال پہلے جو وعدے موصول ہوئے اُن پر بنا کرتے ہوئے بجٹ بنا ہے۔ اس وقت اگر بیرونی جماعتوں کا پانچ کروڑ روپوں کا وعدہ

تھا۔ جب ہم کہتے ہیں کہ پچاس فیصد (۵۰٪) وصولی ہوئی تو مراد یہ ہے کہ ۲٫۵ کروڑ (اڑھائی کروڑ روپیہ) وصولی ہوئی۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ دس بارہ سال میں چندہ دینے کی جماعت کی صلاحیت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ بعض صورتوں میں تو گذشتہ چار پانچ سال کے اندر ہی تین تین چار چار گنا بڑھا ہے۔ اس کا لازماً مطلب یہ ہے کہ نئے چندے دینے والے بھی داخل ہوئے اور پرانے، نسبتاً کم چندہ دینے والے بھی آگے بڑھے ہیں۔

## تقویٰ کا معیار آگے بڑھا ہے

دین سے محبت آگے بڑھی ہے۔ بہر حال جب باقی سب چندوں میں کئی کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اور گذشتہ چار پانچ سال کے اندر ایسا ہوا ہے۔ تو دس بارہ سال کے اندر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کم و بیش دس سال کا عرصہ ہو گا کہ جماعت کے اندر نئی توفیقات میں کتنا اضافہ ہوا ہو گا۔ پس اگر اس نکتہ نگاہ سے دیکھیں تو بیرونی جماعتوں کا ساٹھ فیصد (۶۰٪) کے قریب جوبلی کا چندہ ادا کرنا ایک فرضی عدد ہے۔ آج اگر جائزہ لیا جاتا اور آج تحریک ہوتی تو پانچ کروڑ کی بجائے مجھے یقین ہے کہ بیس کروڑ کے قریب وعدے ہوتے۔ تو اگر آپ نے عملاً تین کروڑ ادا کیا ہے تو بیس کے مقابل پر تین کروڑ ادا کیا ہے۔ نہ کہ پانچ کے مقابل پر لیکن اس کے باوجود بعض بیرونی جماعتیں ایسی ہیں، مثلاً یورپ میں، جو خدا کے فضل سے اپنی توفیق کے مطابق اور بعض جگہ اپنی توفیق کو کھینچ کر آگے بڑھ رہی ہیں اور ادائیگیوں میں صف اوّل میں ہیں۔

ان پر کسی اور وجہ سے انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے یا یاد دہانی کی کمی کی وجہ سے یہ بوجھ اچانک پڑ گیا ہے۔ ان کو گویا اب یاد آیا ہے کہ او ہو! ہم نے تو ایک بہت بڑا چندہ ادا کرنا تھا جو پہلے ادا کرنا چاہیئے تھا۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے اور ہمیں یاد کرایا جا رہا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی حالت خاص دعا کی محتاج ہے۔ مگر تمام دنیا میں اس چندے کی طرف خصوصی توجہ دینے کا وقت آ گیا ہے اب تو آج اور جوبلی کے سال کے درمیان وقت کوئی نہیں رہا۔ سارے جو پروگرام بنائے جا رہے تھے، اب ان پروگراموں پر عمل درآمد کا وقت ہے اور تیزی سے وہ اخراجات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اگر آپ نے تاخیر کر دی گئی تو خطرہ ہے کہ ہم ان کاموں کو وقت پر ختم نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے

## دعا کریں اور حوصلہ کریں

جو پاکستان کے حالات میں نے بیان کئے ہیں اس لئے بتائے ہیں کہ آپ کے اندر حوصلہ اور توکل پیدا ہو۔ آپ اگر اخلاص کے ساتھ یہ نیت کر لیں کہ ہم نے تمام تقاضے ادا کر دینے ہیں اور شرح کے مطابق چندوں میں کمی نہیں آنے دینی اور دعا کریں اور اخلاص کے ساتھ اپنے دل کو اس خیال سے منسلک کر لیں، باندھ لیں، یعنی اٹھتے بیٹھتے خود بخود ذہن اس ذمہ داری کی طرف منتقل ہونا شروع ہو جائے یہ آپ کریں تو باقی سارے کام خدا کی تقدیر کرے گی۔ اور بالآخر جب آپ سب ادائیگیوں سے فارغ ہوں گے تو مالی لحاظ سے پہلے سے بہتر حالت ہو گی بد تر حالت نہیں ہو گی۔ یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کیونکہ ساری دنیا میں، تقریباً ایک صدی کا، جماعت احمدیہ کا تازہ تجربہ ہے۔ اسی طرح خدا سلوک فرمایا کرتا ہے۔ ہماری کم ہمتی حائل ہو جائے تو ہو جائے ورنہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تعلق ہے یا عطا کا تعلق ہے وہ کبھی بھی اپنی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کو خالی ہاتھ نہیں رہنے دیا کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت جو اس وقت مالی قربانی کے لحاظ سے دنیا میں نشان بنی ہوئی ہے، جماعت کا یہ امتیاز ہر حال میں، ہر صورت میں، چاہے خزاں کے دن ہوں، خواہ بہار کے دن ہوں، ہمیشہ پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ چمکتا رہے۔ ☆

---

**درخواست دعا** خاکسار دینی علوم کے حصول کی دلی خواہش رکھتا ہے اور دائم المریض ہونے کی وجہ سے ذہنی طور پر بہت کمزور ہے قارئین سے اپنی کامل و عاجل شفایابی، حافظہ کی پختگی اور حصول علم دینیات کی دلی خواہش کی تکمیل کیلئے دعا کا خواستگار ہے (خاکسار نصیر احمد طارق چارکوٹ)

---

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

# روح پرور مجالس علم و عرفان

مرتبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

انگریزی جوابات کا اردو خلاصہ بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن

**سوال:** اسلام میں سؤر کیوں حرام ہے۔ عیسائی اس بات کو نہیں مانتے کہ سؤر میں بعض اجزاء صحت کے لئے نقصان دہ ہیں؟

**جواب:** پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بحث میں پڑنے سے پہلے ان سے یہ سوال کریں کہ بائبل میں سؤر کیوں حرام تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بعض چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور بعض کو حلال۔ اور وہ چیزیں جو بائبل میں حرام تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو حلال قرار نہیں دیا وہ سب عیسائیوں کے لئے حرام ہیں شراب کے متعلق تو وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پی ہے اور بائبل سے بھی اس کی حلّت ثابت ہے۔ اس لئے ہم پیتے ہیں لیکن سؤر بائبل میں بھی حرام تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی حرام تھا اور کہیں اشارۃً بھی حضرت عیسیٰ ع کا سؤر کھانا ثابت نہیں۔ لہٰذا ان سے یہ پوچھیں کہ جو چیزیں بائبل میں بھی حرام ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے عمل سے اس کو حرام قرار دیا اس کو آپ کیوں کھاتے ہیں۔ اسلام تو بعد میں آیا۔ پہلے تو بائبل میں حرام تھا لہٰذا اگر یہ بائبل کو مانتے ہیں تو جواب ان کو دینا چاہیئے کہ سؤر کیوں حرام تھا کیونکہ ان پر سؤر پہلے حرام تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حلّت اور حرمت کے مسئلے کے متعلق صرف یہ کہہ دینا کہ ضرور اس کے اندر کوئی نقص ہو گا۔ جس کی وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے۔ بالکل غلط ہے کیونکہ اگر اس اصول کو مانا جائے تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو نقصان دہ ہیں۔ لیکن حرام قرار نہیں دی گئیں مثلاً سڑا ہوا کھانا کھا کر ایک آدمی بیمار تو ہو جائے گا لیکن اس کے اس فعل کو حرام نہیں کہا جا سکتا اور یہ حرام نہ ہونے ہوتے بھی سؤر سے ہزار درجے زیادہ نقصان دہ ہے اس لئے اس بحث میں نہیں پڑنا چاہیئے کیونکہ یہ بحث ہی غلط ہے۔ کیونکہ جب ہم عمداً بسم اللہ نہیں پڑھتے تو ایسا کھانا بغیر کسی ظاہری نقص کے حرام ہو جاتا ہے اب کسی جانور کو ذبح کرتے وقت عمداً کسی غیر اللہ کا نام لے دیتے ہیں تو کونسے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ آپ کی اس طرز بحث میں آپ یہ کس طرح ثابت کریں گے کہ یہ حرام ہے۔ اس لئے پہلے بنیادی فلسفہ صحیح کریں پھر آپ کو ایسی کسی الجھن میں پڑنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ حلّت اور حرمت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور مالک کا یہ حق ہے کہ اپنی ملکیت کا اظہار کرے۔ اس نے چیزیں پیدا کی ہیں لہٰذا ہر چیز اس کی ملکیت ہے اور مالک کی اجازت کے بغیر کھانا منع ہے بعض جگہ وہ اجازت دیتا ہے اور بعض جگہ وہ روک دیتا ہے۔ شجرہ ممنوعہ کا یہی فلسفہ ہے۔ جہاں وہ روکتا ہے وہاں رک جاؤ۔ اگر نہیں رکو گے تو چوری بن جائیگی اور چوری دنیا کے ہر قانون کے مطابق حرام ہے۔ حلال چیز کی چوری بھی حرام ہے اور حرام چیز کی چوری بھی حرام ہے۔ سارا مسئلہ یہ ہے کہ آیا مالک کو یہ حق حاصل ہے یا نہیں کہ وہ کسی چیز سے منع کر دے اور اپنے بندوں کی محبت کا امتحان لے۔ اسی لئے بعض ایسی چیزیں جو بنی اسرائیل پر پہلے حرام تھیں بعد میں حلال ہو گئیں ان میں ایک خمیر (YEAST) ہے جو پہلے حرام تھا بعد میں حلال ہو گیا۔ اگر ایسی چیزیں بنیادی طور پر نقصان دہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ بعد میں ان کو حلال کیوں کرتا۔ حلّت اور حرمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ملکیت کی بناء پر ہے۔ اسلئے ہمیں ہر چیز پر بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے۔ جو اس بات کی یاد دہانی ہے۔ کہ ہم اس چیز کو اس لئے نہیں کھا رہے کہ یہ چیز ہمیں میسّر ہے بلکہ اس لئے کھا رہے ہیں کہ مالک نے ہمیں اس چیز کے کھانے کی اجازت دی ہے (اوسلو ناروے ۸۶-۰۸-۲۰)

**سوال:** عورت کی شہادت کو کمزور کیوں سمجھا گیا ہے؟ کیونکہ قرآن کریم میں دو عورتوں کی شہادت کو ایک مرد کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

جواب :- عورت کی شہادت کو ہرگز کمزور نہیں قرار دیا گیا۔ قرآن کریم کی اس آیت کو توڑ مروڑ کر علماء اسلام نے بالکل غلط معنی دے دیئے ہیں۔ ہر معاملے میں دو عورتوں کی گواہی ویسے بھی ممکن نہیں سوائے ایسے موقعوں کے جہاں گواہ اکٹھے کرنے کا وقت ہو یعنی مالی امور ہیں۔ اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں عورتوں کی یادداشت دھوکا کھا جاتی ہے کیونکہ اس میدان میں ان کا تجربہ محدود ہوتا ہے۔ اس زمانے میں بھی سوائے چند ایک کے جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فن عطا کیا گیا ہے باقی عورتیں مالی امور میں مردوں سے مشورہ لیتی ہیں۔ یہ ایک فطرتی بات ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ دو عورتوں کی گواہی ناکافی ہے وہاں پر جو اصل لفظ ہیں وہ یہ ہیں کہ گواہی ایک عورت دے گی۔ دوسری اس کے ساتھ ہوگی تاکہ اگر وہ بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے۔ اس کا حتیاط کے ساتھ شامل کر لیا گیا ہے دوسری عورت کی مدد کے لئے نیز اس حکم میں ایک اور بھی مصلحت کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ عورت اکیلی عدالتوں میں نہ گھسیٹی جائے بلکہ اگر دو ہوں گی تو پہلی عورت کو اس سے سہارا ملے گا۔ اسلام عورتوں کو ایسے معاملات میں ملوث کر کے عدالتوں میں گھسیٹنے کی ویسے بھی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ لیکن اتفاقی حادثات رونما ہونے کی صورت میں گواہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی پورے قرآن کریم میں یہ نہیں فرمایا کہ دو عورتوں کی گواہی کافی ہوگی یا ایک مرد کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔

سوال :- مسلمانوں میں جو اختلافات ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں اور جو باتیں انتشار کا باعث ہیں کیا ان پر مفاہمت ہو سکتی ہے۔ اگر ہو سکتی ہے تو کس طرح ہو سکتی ہے
(ایک غیر از جماعت بھائی کا سوال)

جواب :- فرمایا آپ نے ایک بہت ہی بنیادی اور اہم سوال اٹھایا ہے اگر یہ سوال حل ہو جائے تو بہت سے فتنے اور فسادات دور ہو جائیں۔ اس کا تجزیہ کرنے کے لئے آغاز سے بات کرنی پڑے گی۔ ایک وقت اسلام پر ایسا تھا جبکہ اسلام ایک تھا نام میں بھی ایک اور حقیقت میں بھی ایک۔ اختلاف تھے لیکن ان کو ثانوی حیثیت حاصل تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اختلاف امتی رحمة یہ وہ وقت تھا جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود موجود تھے یہ وقت خلافت راشدہ تک چلتا رہا۔ اس دوران اگر کوئی اختلاف ہوا تو دیانتداری اور تقویٰ سے ہوا جس کسی کو بھی اختلاف ہوا اس نے قرآن و سنت پر ہی اپنے اختلاف کی بنیاد رکھی۔ اختلاف کی صورت میں ہمیشہ ان سے جا کر پوچھ لیا جو ان کے نزدیک صاحب علم تھے اور جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ روشنی پانے والے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آپ کے پاس جا کر استفسار کر لیتے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما دیتے اس پر آمنا و صدقنا کہہ دیتے اختلاف بڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد صحابہ کرام نے خلفاء کے بارے میں بھی وہی طریقہ اختیار کیا اور خلافت راشدہ کے سارے دور میں یہ سلسلہ چلتا رہا۔ صحابہ کرام میں روایات اور مسائل کے متعلق اختلافات پیدا ہوتے رہے مگر جو فیصلہ خلیفہ وقت نے دے دیا اسے تسلیم کر لیا۔ لیکن ایک فرق کے ساتھ کہ خلیفہ وقت کے ساتھ یہ بحث کسی نے نہیں اٹھائی کہ آپ کا فیصلہ فلاں خلیفہ کے فیصلہ کے خلاف ہے اس لئے ہم نہیں مانیں گے۔ لیکن اگر کسی نے یہ سمجھا کہ فیصلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے خلاف ہے تو اس نے عرض کر دیا کہ ہمارے نزدیک آپ کا فیصلہ درست نہیں۔ کیونکہ ہمارے علم میں ایک روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ اگر پھر خلیفہ وقت نے جو فیصلہ دیا وہ اس طرح دیا کہ جو روایت آپ بیان کر رہے ہیں وہ نقص رکھتی ہے اور فلاں روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہی ہے۔ اس بات کو سننے کے بعد سوال کرنے والے نے اس بحث کو ختم کر دیا اور اس بات کو صحیح تسلیم کر لیا یا دوسری صورت میں خلیفہ وقت نے ان کی بات مان لی۔ کہا اچھا اگر یہ بات ہے تو پھر میری بات ختم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مقابلے میں کسی کی رائے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ مسئلہ خود ہی حل ہو گیا۔ اور اختلاف ختم ہو گیا۔ جب خلافت راشدہ بھی ختم ہو گئی تو پھر اتھارٹی تقسیم ہو گئی۔ اور مختلف علماء نے اس کام کو سنبھال لیا جو خلافت راشدہ مرکزیت میں کیا کرتی تھی پھر اختلاف تو حل ہوئے لیکن جزوی بنیادوں پر۔ حضرت امام شافعیؒ کے دائرے میں جو اختلاف ہوئے وہ امام شافعیؒ کے حوالوں سے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے دائرے میں جو اختلاف ہوئے وہ امام ابو حنیفہ کے حوالوں سے حل ہوئے۔ کہیں مالکی اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے اپنے امام سے پوچھ کر اختلاف حل کر لیا۔ اس طرح سے الگ الگ مقامات پر مختلف لوگوں کے ذریعہ یہ اختلافات حل ہوتے رہے۔ لیکن ایسا کوئی ذریعہ نہیں تھا جس کو بروئے کار لا کر ان ائمہ کرام کے درمیان ہونے والے اختلافات کے فیصلے ہو سکتے۔ یعنی وہ اختلافات دور ہو سکتے جو شیعہ سنی یا شافعی مالکی حنفی یا امام حنبل کے ماننے والوں کے درمیان پیدا ہو گئے شیعہ اختلافات شیعہ امام کے ذریعہ ختم ہوتے رہے لیکن جب امامت میں اختلاف ہو گیا تو پھر وہاں بھی ٹکڑے ہو گئے۔ کسی نے کسی کو امام بنا لیا اور کسی نے کسی اور کو۔ اسی طرح سنیوں میں بھی یہ سلسلہ چلتا رہا یہ سلسلہ جو جاری ہوا اس کے پیچھے دو محرکات کام کر رہے تھے۔ ایک ایسا محرک ہے جو طبعی اور فطرتی ہے اس پر ہم کسی قسم کا اعتراض نہیں کر سکتے۔ مثلاً اگر ایک چیز جو فی الحقیقت دوسری طرح ہی دکھائی دے رہی ہے تو اگر میں متقی ہوں تو وہی کہوں گا جو مجھے دکھائی دے رہا ہے۔ قطع نظر اس کے کوئی اور اس کو کسی اور طرح دیکھ رہا ہے۔ اس لئے ایسا اختلاف پیدا ہونا طبعی امر ہے۔ اگر یہ یقین نہ ہو کہ فلاں آنکھ بغیر نقص کے دیکھتی ہے اور ایسی آنکھ میسر نہ آسکے تو یہ اختلافات طبعی ہوں گے۔

پھر بعض اختلافات تقویٰ کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوئے اور تقویٰ کی کمی نے خود بخود آہستہ آہستہ دخل دینا شروع کر دیا۔ کچھ بہت سے دوررس نتائج طبعاً نکلتے ہیں۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے لیکن نبی کی ضرورت اپنی جگہ اسی طرح قائم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر نہ ہوتے تو قرآن کریم کا فہم ہمیں عطا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ قرآن جس طرح آپ نے سمجھا اور جس نظر سے دیکھا اس طرح کوئی اور اس کو نہ سمجھ سکتا تھا اور نہ ہی اس طرح دیکھ سکتا تھا۔ جس طرح آپ کو تزکیہ نفس کی طاقت نصیب تھی خلفاء کو بھی وہ طاقت نصیب نہ تھی۔ تزکیہ کا فعل اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ یتلوا علیھم آیاتہ و یزکیھم میں تزکیہ تعلیم سے بھی پہلے آتا ہے۔ یعلمھم الکتاب بعد کی باتیں ہیں۔ یہ میں اب دوسرا حصہ بیان کر رہا ہوں۔ تقویٰ کی کمی کا جس کا تزکیہ نفس سے تعلق ہے۔ جب اختلافات پیدا ہوتے ہیں تو انانیت خود بخود اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔ انسان کے دل میں یہ بڑائی پیدا ہو جاتی ہے کہ میری بات اس قابل ہے کہ مانی جائے۔ اور اسی کے ساتھ میری شان وابستہ ہے۔ اگر میرے مقابلے میں کسی اور کی بات مانی گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ہار گیا۔ اور وہ جیت گیا۔ رفتہ رفتہ وہ اختلافات جو ابتداء میں طبعی تھے انہوں نے بیروں کی لڑائی کی شکل اختیار کر لی کون سا پیر جیتے گا اور کونسا ہارے گا۔ ایک دم یہ معاملہ ایسے نہیں ہو گیا لیکن آہستہ آہستہ یہ آگ ضرور داخل ہونی شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ اسلامی تاریخ میں اتنے بھیانک مناظر بھی نظر آتے ہیں جن کو دیکھنے سے ایک انسان کانپ جاتا ہے۔ ایک وقت خلیفہ مامون رشید کے زمانے میں ایسا آیا کہ وہ خود اس بات کا قائل ہو گیا کہ قرآن مخلوق ہے اور اس نے ان لوگوں کے قتل عام اور ایذاء رسانی کا حکم دے دیا جو اس کو غیر مخلوق سمجھتے تھے کچھ عرصہ بعد وہ قائل ہو گیا کہ قرآن غیر مخلوق ہے تو اس نے ان لوگوں کی ایذاء رسانی کا حکم دے دیا جو قرآن کو اس کے مقابلے پر مخلوق سمجھتے تھے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ تقویٰ کی کمی ہے۔ اپنے فیصلے کو خدا کا فیصلہ قرار دینا اور جزا سزا کو اپنے ہاتھ میں لینا تقویٰ کا تقاضہ نہیں نہ صرف اختلافات میں تقویٰ کی کمی نے اثر دکھانا شروع کیا بلکہ تقویٰ کی کمی اتنی بڑھی کہ خدا کے اختیارات بھی بندوں نے اپنے ہاتھ میں لینے شروع کر دیئے یہ دور اسلام کی تاریخ میں سب سے بھیانک دور ہے ایک عالم کو یہ تو حق حاصل تھا کہ وہ یہ سمجھے کہ فلاں عقیدہ تعلیم اسلام کے مطابق نہیں، کیونکہ یہ ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ لیکن اس کو یہ کہنے کا ہرگز حق نہیں تھا کہ چونکہ میرے نزدیک یہ عقیدہ صحیح نہیں اس لئے ہر اس شخص کو سزا ملنی چاہیئے جو میرے عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے چنانچہ امت میں ایک ہی عقیدے کے متعلق ایک وقت اسلام کے نام پر

اختلافات نے ایک نہایت خوفناک اور مکروہ شکل اختیار کرلی۔ بعض مساجد میں وہ انگلیاں کاٹی گئیں جو تشہد کے وقت اٹھتی تھیں۔ اور بعض دوسری مساجد میں وہ انگلیاں کاٹی گئیں جو تشہد کے وقت نہیں اٹھتی تھیں۔ بعض مساجد میں ان لوگوں کی زبانیں گدی سے کاٹی گئیں جو آمین بالجہر کہتے تھے۔ اور بعض مساجد میں ان کی کاٹی گئیں جو آمین بالجہر نہیں کہتے تھے۔ اختلاف راستے گناہ نہیں تھا۔ اختلاف مبنی بر تقوی ضروری تھا۔ اور فطرتی اور طبعی امر تھا۔ لیکن ان اختلافات کی بناء پر جو راستے اختیار کیے گئے وہ سارے گناہ تھے۔ اختلافات کا حق انسان کو دیا گیا ہے لیکن اس کی بنیاد کانفرنس پر رکھ کر نہایت عجز اور انکسار کے ساتھ دیانتداری سے کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے نزدیک یہ صحیح ہے۔ ہو سکتا ہے آپ بھی اس کو اسی طرح دیکھ لیں۔ اگر نہیں تو پھر اس آیت پر نظر ہونی چاہیئے اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ .... کہ اے محمدؐ تو بھی ان پر داروغہ نہیں تیرا کام یہ ہے کہ نصیحت کر اور بات پہنچا دے۔ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ کا دوسرے معنوں میں یہ مطلب ہے کہ میرا کام تو بلاغ ہے۔ میں تو اور کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن میں یہ بتا دیتا ہوں کہ اگر میری نصیحت نہیں پکڑو گے تو پھر اللہ پکڑے گا۔ وہ ضرور داروغہ ہے تمہارے اوپر۔ اسی حکم کے بعد فرمایا کہ جو اس کے بعد بھی کفر کرے گا تو يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ پھر اللہ اس کو عذاب اکبر میں مبتلا کرے گا۔ یعنی سزا دینا اختلافات کے نتیجہ میں اللہ کے سپرد ہے۔ صرف ان چند امور میں سزا دینا بندے کے سپرد تھا جو شرعی حدود کہلاتے ہیں۔ جہاں اختلافی مسئلہ کوئی ہے ہی نہیں۔ اس سے آگے بڑھنے کا بندے کو حق ہی نہیں دیا گیا۔ آج جو شکل اختلافات کی آپ دیکھ رہے ہیں وہ ان زائد اوامر اور زائد نواہی دونوں کے بیچ میں داخل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے ہمارے اختلافات میں اس قدر دخل دیا کہ امت نہ صرف بٹی بلکہ نہایت بھیانک طریقہ پر تقسیم ہوئی۔ ہر ملا اپنی ذات میں خدائی کا دعویدار ہو گیا بغیر یہ اعلان کیئے کہ میں خدا ہوں لیکن اختیارات دبا لیے اور اب صورت حال یہ پیدا ہو گئی ہے کہ اسی حد تک مولوی کا دائرہ اختیار اور دائرہ حکومت ہے کہ اگر کوئی اس میں دخل دے گا تو واجب القتل کسی کی مجال نہیں کہ ان کے خلاف آواز اٹھائے گا۔ اللہ تعالی کی بجائے حاکمیت کے اختیار انہوں نے لے لیئے ہیں اس صورت حال کا اس کے سوائے کوئی اور علاج نہیں کہ اللہ تعالی معاملہ دوبارہ اپنے ہاتھوں میں لے لے اور وہ سلسلہ خلافت جو ٹوٹا ہے اس کو دوبارہ جاری کرے ہمارے نزدیک امام مہدی اور مسیح کی یہی حیثیت تھی۔ ایک عرصہ تک امت کی اصلاح مجددین کے ذریعہ کرتا رہا۔ لیکن معاملہ حد سے بڑھنے کی صورت میں اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ پھر یہ معاملہ میں اپنے ہاتھ میں لے لوں گا۔ امام مہدی یا الامام المھدی سے یہ مراد ہے کہ پھر ایسا امام مقرر ہو گا جو اللہ سے براہ راست ہدایت پاتا ہو گا۔ اور پھر وہ ان اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ حکم اور عدل ہو گا۔ اگر آپ جماعت احمدیہ کا یہ نظریہ قبول نہ کریں اور آپ کو یہ حق ہے کہ نہ کریں، لیکن آپ ایسا کوئی طریقہ نہیں بتا سکتے جن کے ذریعہ ہم ان اختلافات کو ختم کر سکیں۔ جو ہم نے ورثہ میں پائے ہیں وہ کسی اور طریقے سے دور ہو ہی نہیں سکتے بلکہ دن بدن بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور زیادہ خوفناک شکل اختیار کر لیں گے کیونکہ جس طرح میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ امت کے علماء نے خدائی کے اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ ان سے یہ اختیارات اب کوئی اور نہیں چھین سکتا۔ جھوٹے خداؤں سے خدائی چھیننی صرف خدا کا ہی کام ہے۔ اب اہل قرآن نے ان اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سیدھا سادہ اسلام مانتے ہیں قرآن کو لے لو اور باقی حدیث اور سنت کو چھوڑ دو۔ جس کی وجہ سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ کیا ان کی بات کسی نے مانی ہے؟ اور ایک فرقہ عالم وجود میں لے آئے۔ اور اختلافات پھر بھی ختم نہ کیئے۔ اگر امت کے اختلافات صرف روایات کے اختلاف کی پیداوار ہوتے یا صرف حدیث تک محدود ہوتے تو پھر تو کسی حد تک معاملہ حل ہو جاتا لیکن قرآن کریم کی ایک ہی آیت سے دو مختلف استنباط مل رہے ہیں۔ اس کا فیصلہ کون کرے گا جب تک اللہ تعالی کی طرف سے امام ظاہر نہ ہو اس وقت تک اس میں فیصلہ کا بندے کو نہ ہی کوئی حق ہے اور نہ ہی اس کا فیصلہ کوئی مانے گا۔ جب امتیں بکھرنی شروع ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالی انہیں زندہ رکھنا چاہتا ہے تو امامت کے اختیار نہ صرف اپنے ہاتھ میں لیتا ہے بلکہ ان کو نافذ کر کے رکھتا ہے۔ از سر نو جاگ کی طرح کا سلسلہ عمل میں آتا ہے اور بظاہر ایک قطرہ ڈالا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ پھیلنے لگتا ہے۔ نبی کی تربیت کے نیچے جس طرح مرغی پروں کے نیچے بچوں کو سنبھال لیتی ہے اس طرح وہ امت کو ساتھ ساتھ سمیٹا چلا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ نئی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اس تربیت کے خاطر ایک آگ جلائی جاتی ہے اس کے بغیر تربیت ممکن نہیں کیونکہ اگر بنیادی طور پر میرا یہ استنباط درست ہے کہ ابتداء میں تقوی کی کمی ہی اصل تب ہی کا باعث بنتی ہے تو بعد میں اگر اللہ تعالی کے نبی کے گرد آگ کی دیوار نہ ہو تو غیر متقی سب دوڑ دوڑ کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ اور سمجھیں گے کہ جتنا ہم اقتدار کے قریب ہوں گے اتنا ہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے لیکن جتنی خوفناک اور بھیانک آگ نبی کے گرد ہو گی اتنا ہی غیر متقی اس سے دور بھاگے گا۔ صرف وہی قبول کرے گا جو خدا کی خاطر آگ میں جلنے کی ہمت رکھتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالی ایسے شخص کو آگ سے جلاتا نہیں بلکہ بچا لیتا ہے۔ یہ ابراہیمی سنت ہے۔ اللہ تعالی باقی نبیوں سے بھی یہی سلوک فرماتا ہے لیکن انسان اس سے ڈرتا ضرور ہے۔ رشتے دار چھٹ جاتے ہیں گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ پتھر مارے جاتے ہیں اور بنیادی حقوق بھی چھین لیے جاتے ہیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا شخص یا تو پاگل ہے یا غیر معمولی طور پر متقی ہے۔ اور خدا سے ڈرنے والا ہے۔ اگر اس کا فیصلہ غلط بھی ہے تو اس کو آپ غیر متقی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جھوٹا آدمی ہمیشہ دنیاوی نفع کی خاطر کام کرتا ہے نہ کہ اپنے نقصان کی خاطر۔ اس لئے اللہ تعالی کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے کہ جب بھی امامت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو ان لوگوں کو جو اس کو سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں ان کو سب سے زیادہ مقہور بنا دیتا ہے۔ تا قرآن کریم کی زبان کے مطابق گندے لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ کرے۔ امامت ایک طرح کی چھلنی ہوتی ہے جو اچھوں کو بُروں سے چھان کر الگ کر دیتی ہے۔ میں نے ان تمام نظریات پر غور کر کے دیکھا ہے جو مختلف علماء امت کے اتحاد کے لئے پیش کرتے ہیں۔ مجھے سوائے اس قرآنی اصول کے کوئی اور نظریہ نہیں آتا جو امت کے اختلاف دور کرنے میں کارآمد ہو سکتا ہو۔" (ناروے ۲۱-۸-۸۶)

(منقول از ہفت روزہ النصر لندن ۱۷ جولائی ۱۹۸۷ء)

## بقیہ صــ۲

ارباب حل و عقد اور ان کی بساط سیاست کے مہرے جن کا اپنا کمِش بھی غیر ملکی مالی امداد سے وابستہ ہے اس سے کسی صورت میں بھی دست کش نہیں ہو سکتے رہی پاکستانی احمدیوں کو تہہ تیغ کرنے یا جلاوطن کرنے والی گیدڑ بھبکی تو خاطر جمع رکھیئے۔ اللہ تعالے نے ہر احمدی کو غیر معمولی ایمانی جرأت اور حوصلہ عطا فرمایا ہے ظلم و ستم کی کوئی بھی آندھی ان کے پایۂ ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکتی ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

خورشید احمد انور

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ صالح پورہ کٹک، (اڑیسہ)

## مکرم شیخ غلام ظہیر صاحب شہید صدر جماعت احمدیہ سوہاوہ پاکستان

## کا

# حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آخری مکتوب

مورخہ ۲۵ ؍ فروری ۱۹۸۷ء بوقت ساڑھے سات بجے شب ایک نا معلوم قاتل نے مرحوم شیخ ظہیر احمد صاحب شہید صدر جماعت احمدیہ سوہاوہ ضلع جہلم پاکستان کو پستول سے فائر کر کے موقع پر شہید کر دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

شیخ ظہیر احمد صاحب شہید مرحوم شام کو قریباً ۶½ بجے دوکان بند کر کے گھر پہنچے اپنے گھر میں بیوی بچوں میں باتوں میں معروف تھے کہ ۷½ بجے شب سارے شہر کی بجلی بند ہو گئی۔ اسی وقت ایک شخص نے دروازہ پر دستک دی کہ شیخ صاحب کو ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو قاتل نے جو ایک طرف چھپا ہوا تھا شیخ صاحب کے باہر آنے پر جلدی سے سامنے آکر پستول سے فائر کیا۔ شاہ رگ میں لگ کر پیچھے سے گولی گذر گئی گولی لگتے ہی وہ اندر کی طرف دوڑے اور بیوی کو کہا کہ دروازہ بند کر لو مجھے گولی لگ گئی ہے۔ اور اپنی بیٹھک میں داخل ہونے لگے تو گر پڑے۔ خون تیزی کے ساتھ بہہ رہا تھا۔ ان کی بیوی کے شور مچانے پر محلہ کے لوگ اُن کے گھر پہ جمع ہو گئے۔ فوری طور پر انہیں سول ہسپتال پہنچایا گیا لیکن پندرہ بیس منٹ بعد ہی وہ اپنے مولا کریم کو پیارے ہو گئے اگلے روز سارے شہر نے اُن کے سوگ میں ہڑتال کی اور پولیس سے مطالبہ کیا کہ اس حادثہ کی صحیح تفتیش کروائی جائے۔ اسی کے نتیجہ میں پولیس ایک شخص کو گرفتار کر کے انکوائری کر رہی ہے۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ اور تین چھوٹی بچیاں بعمر چار، ۲ اور ایک سال چھوڑی ہیں۔ اُن کی اہلیہ ٹیچر ہیں شہید مرحوم نہایت مخلص، نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ احمدیت کی صداقت سے تو پہلے سے ہی متاثر تھے لیکن فروری ۱۹۸۳ء میں موہڑی کنتریلہ تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی میں جلسہ سیرت النبی میں شرکت کی اور سلسلہ کی کتب وغیرہ مطالعہ کے لیے لیں اور ساتھ ہی بیعت فارم بھی لے گئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد خدا کے فضل سے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے الحمد للہ۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس غیر از جماعت دوستوں کے ہمراہ ملاقات کے لئے ربوہ گئے تو ملاقات کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ ہے۔ حضور انور نے اس موقعہ پر بہت سی نصائح بھی فرمائیں چنانچہ شہید مرحوم کے اندر بہت تیزی کے ساتھ روحانی تبدیلی پیدا ہوتی گئی۔ واقعہ شہادت تک تین سال کے عرصہ میں تبلیغ میں خاص شغف رہا اور باقاعدگی سے جماعتی پروگراموں میں شرکت کرتے رہے۔ تبلیغ میں شغف ہونے کے باعث اپنے چھوٹے بھائیوں، نسبتی برادران اور اپنے والد محترم جو کہ اہل تشیع ہیں کو تبلیغ کرتے رہے۔ اکثر وبیشتر نماز تہجد کا اہتمام کرتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا تو ان کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ گوجرخان کے احمدیہ ہاؤس کے لئے قریباً ایک ہزار روپیہ انہوں نے دیا تھا۔ جماعتی پروگراموں میں اکثر انہیں تقریر کرنے کا موقع دیا جاتا تھا۔ آپ بہت اچھے مقرر تھے۔

بعد ازاں گوجرخان میں خدام الاحمدیہ کے تحت جو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا اس میں اُن کی مختصر سی تقریر رکھی گئی جس میں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں کوئی واقعہ سنانے کو کہا گیا چنانچہ شہید مرحوم کی وہ تقریر ٹیپ کی صورت میں موجود ہے۔ اس کے بعد ماہ فروری میں مورخہ ۲۲/۲/۸۷ کو گوجرخان میں یوم مصلح موعودؓ پر جلسہ منعقد ہوا جس کی اطلاع انہیں بھی دی گئی۔ آپ نے اس میں شرکت فرمائی جو کہ آخری ثابت ہوئی۔ آپ نے اس جلسہ میں "خلافت کی برکات اور خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ کو جب تقریر کرنے کے لئے بلایا گیا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے آپ نے تقریر میں بتایا کہ میں احمدی طفل کی تلاوت سنکر آنسو بہا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ جنہیں کافر قرار دیا گیا ہے اُن کا تو بچہ بھی خوش الحانی سے قرآن کریم سنا رہا ہے اور جو کافر قرار دینے والے ہیں وہ خود بھی مسجد میں موجود نہیں اور بیہودہ کھیل تماشوں میں مشغول ہیں۔ اس کے بعد مرحوم نے خلافت کی برکات کے موضوع پر اپنا بیان جو کہ زندگی کا احمدیت کے سٹیج پر آخری بیان تھا ختم کیا اور آخر میں دعا کی درخواست کے ساتھ رخصت ہوئے۔ شہید مرحوم خاکسار راقم الحروف کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔ اور خلافت کے شیدائی تھے وفات سے چند روز قبل مکرم شیخ محمد یونس صاحب مربی سلسلہ سے حضور کا لندن کا ایڈریس دوبارہ حاصل کیا اور حضور پر نور کی خدمت میں درخواست دعا پر مشتمل درج مکتوب بھی لکھا جو کسی وجہ سے بر وقت لندن نہ پہنچ سکا اور چند روز بعد مرحوم جام شہادت نوش کر کے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

قارئین بدر کے ازدیاد ایمان کے لئے حضور پر نور کی خدمت میں تحریر کردہ مرحوم کا آخری خط درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے حضور پر نور سلامت تا قیامت آباد و شاد رہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمیشہ ہم لوگوں پہ قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد عرض ہے ہم لوگ خیریت سے ہیں اور جناب کی خیریت اللہ تعالیٰ سے نیک مطلوب چاہتے ہیں۔ حضور سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پوری تحصیل میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس نور سے نوازا ہے۔ اور اس کے بعد آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں سے پوری جماعت بن گئی ہے۔ نیز آپ کی دعاؤں سے نماز کے لیے سنٹر بھی قائم ہو گیا ہے باقاعدہ نماز باجماعت ہوتی ہے۔ اور باقاعدہ آپ کا خطبہ جمعہ جماعت اور غیر از جماعت کو بھی سنایا جاتا ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس سنگلاخ تحصیل میں اللہ تعالیٰ نے یہ پھل بھی لگایا ہے۔ حضور یہ سب آپ کی دعاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ یہ بنجر زمین ہے حضور اس کے لئے دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ مزید جماعت کو ترقی دے نیز حضور ہماری مزید کوشش جاری ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں داعی الی اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین باقی حضور مخالفت بہت زیادہ ہے اور میری دکان کرایہ کی ہے۔ مالک مکان خالی کروا رہا ہے۔ اور جماعت کا سخت مخالف ہے فروری ۸۷ء تک دکان خالی کرنی ہے۔ یہ بھی بڑی مشکل سے فیصلہ ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ ہمیں اپنی ذاتی دکان دے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ خاکسار کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے اسلام کے ہیرو کی طرح پاکستان جلد از جلد آپ کو اللہ تعالیٰ لے کر آئے ہماری آنکھیں بے قرار ہیں کہ

نگاہِ ظاہر میں وہ تاثیر دیکھی
لاکھوں کی بدلتی ہوئی تقدیر دیکھی

آمین ثم آمین۔

باقی حضور یہ واحد تحصیل ہے جس میں سب سے پہلے جماعت کا سنٹر بندہ عاجز نے شروع کیا۔ اور تحصیل بھر میں یہ جگہ ہے جہاں جماعت احمدیہ کی نماز کا سنٹر ہے۔

حضور جب ہم مخالفت کو اور دوسری طرف اللہ کی شان کو دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔

اچھا خدا حافظ

طالب دعا خاکسار۔

شیخ ظہیر احمد کریانہ مرچنٹ جی ٹی روڈ سوہاوہ ضلع جہلم

## درخواستِ دعا

● عزیزہ حافظہ مرزا مظہر احمد صاحب ابن مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش کی آنکھ کا اپریشن عنقریب فیصل آباد (پاکستان) میں ہونے والا ہے۔ جس کی کامیابی اور بینائی کی مکمل بحالی کے لیے ● عزیز سید فضل باری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کے والد بزرگوار کی کامل صحت و شفا یابی درازی عمر اور بھرپور خدمت دین کی توفیق پانے کے لیے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

# مسلمانانِ عالم کے لئے لمحۂ فکریہ

از مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور یاری پورہ کشمیر

عید سے چند روز قبل مکہ شریف میں جو ہولناک خون ریز حادثہ پیش آیا مسلمانانِ عالم کے لئے شدید صدمہ کا باعث، بیحد غم انگیز اور فکر انگیز ہے۔ اس غیر معمولی اور نہایت ہی غمناک حادثہ کی شدت اور اہمیت میں اس بات سے کچھ فرق نہیں آتا کہ آیا کہ اس کی ذمہ داری ایران کے حاجیوں پر یا سعودی عرب کی حکومت پر یا دونوں فریق پر مساوی طور پر عائد ہوتی ہے۔ یہ ایسا حادثہ ہے جس کے تصور سے ایک عام مسلمان کا ہی نہیں بلکہ ہر ذی شعور انسان کا دل ہل جاتا ہے، روح کانپ اُٹھتی ہے۔ اور جسم میں کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ حادثہ صرف یہ نہیں ہے کہ دو فریق میں تصادم ہوا۔ چند سو لوگ جان بحق ہو گئے، بہت سے لوگ شدید طور پر زخمی ہو گئے، سینکڑوں سہاگنوں کے سہاگ لُٹ گئے۔ ہزاروں گھر جو عید قربانی کی آمد کی خوشیوں میں معمور تھے آن کی آن میں ماتم کدہ بن گئے اور لاتعداد معصوم بچے ماں باپ یا دونوں کے مشفقانہ سایہ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ ان کے عید کے نئے کپڑے صندوقوں میں پڑے رہ گئے۔ ان کے کھلونے دھرے کے دھرے رہ گئے، ان کو عیدی دینے والے اور ان کے گلاب سے معصوم ہاتھوں پر پیار دینے والے عرب کی صحرا زمین پر، حرم کی مقدس خاک پر ہمیشہ کے لئے گہری نیند سو گئے اب وہ میدان حشر کے روز سے قبل نہیں جاگیں گے۔ ایسا تو جھگڑوں کے باعث ہوتا ہے، زلزلوں، طوفانوں، سیلابوں اور دباؤں کے نتیجہ میں بھی ہوتا ہے۔ قحط سالی کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔ لوگ چند دنوں مغموم رہ کر، سوگ منا کر آخر صبر کا گھونٹ پی لیتے ہیں اور پھر نئے سرے سے زندگی شروع کرتے ہیں اور پھر چند دنوں میں بالکل بھول جاتے ہیں لیکن یہاں تو ایسا نہیں ہے یہاں تو انسانی ذہن فکر کی لامتناہی گہرائیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ یہاں صرف چند سو لوگوں کی بے وقت، بے رحمی موت کا سوال نہیں ہے بلکہ تمام نوعِ انسان کی بہبود کا سوال ہے۔ ہاں بہاں امن عالم کا سوال ہے۔ لیکن اوٹ آ سے ذہن سوچ کی ان گہرائیوں سے دو کرک جاتا ہے قلم اس دلدوز نگارش سے اور ٹھہر جاتا ہے آنکھ پر تھم کے آنسو بہانے سے کہ ابھی کا نشانات حزن آگیں آنسوؤں کے سیلاب میں بہ جانے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ ہاں تیرے یہ آنسو کائنات کو ڈبونے کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ دلوں کی پیاسی دھرتی سیراب کرنے کے لئے ہیں۔ البتہ فی الحال تو یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ یہ نامسعود تصادم کب اور کس موسم میں وقوع پذیر ہوا؟ اور کن دو گروہوں میں اور کن لوگوں کے مابین پیش آیا؟

جہاں تک ریڈیو میں نشر ہونے والی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ یہ ناخوشگوار تصادم حاجی الحرمین کے دو گروہوں میں واقع ہوا ہے۔ یا حاجیوں کے ایک گروہ اور سعودی حکومت کی پولیس میں پیش آیا ہے۔ اب یہ سوچنا ہے کہ حاجی کون ہوتا ہے۔ کس نیک بخت کو حاجی صاحب کے باعزت الفاظ سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ اس بات کے لئے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن کریم سے بصیرت حاصل کرنی ہوگی۔ قرآن کریم کے فرمان کے مطابق حاجی اس کو کہتے ہیں جو اَشْهُرُ الْحُرُم میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر کے زیارت کعبہ شریف کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ (الانعام ع آیت ۱۶۳)

تو کہہ دے کہ میری نماز، اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین کی رضا کے حصول کے لئے ہیں۔

حاجی اپنا گھر، اپنا وطن، اپنے بیوی بچے اور اپنا آرام چھوڑ کر بیت اللہ کے سایہ میں، اللہ تعالیٰ کے شعائر کے روبرو اکناف عالم سے آئے ہوئے حاجیوں کی موجودگی میں باآواز بلند دہرانے کے لئے حج بیت اللہ کو جاتا ہے۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنے دنیاوی امور کو خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق محض اس کی رضا کے حصول کی نیت سے سر انجام دیتا رہے گا۔ اب اُسے قومی تعصب اور اقوام کی باہمی چپقلش سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ اب ہمیشہ اس کے مدِ نظر بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان کی فلاح اور بہتری ہوگی، وہ احرام باندھ کر تصویری زبان میں اعلان کرتا ہے کہ وہ ایک کفن بردوش عاشق زار ہے اور عشق الٰہی میں جبر ہو کر نفسانی خواہشات کی غلامی سے آزاد ہو چکا ہے۔ وہ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

بار بار دل کی گہرائیوں سے دہرا کر اپنے مولیٰ سے والہانہ انداز میں کہتا ہے

میں ساری خواہشیں دنیا کی یکسر چھوڑ کر مولیٰ! تری دہلیز پہ قربان ہو جانے کو آیا ہوں

دوسری طرف سعودی حکومت بحیثیت خادم حرمین۔ بیت اللہ اور شعائر اللہ کی حرمت قائم رکھنے کی ذمہ دار ہے پس حجاج سے بھی اور سعودی حکومت کے اہلکار اصحاب سے بھی حرمتِ شعائر اللہ کی حفاظت اور اس کے قیام کی ہی توقع کی جا سکتی ہے۔ نہ کہ جسارت بے حرمتی کی۔

دوسری بات سوچنے کی یہ ہے کہ یہ حادثہ کس موسم میں پیش آیا۔ آیا وہ موسم مادی مالی و متاع کے حصول کے لئے فتنہ و فساد کا موسم ہے یا یہ انابت الی اللہ اور فنا فی اللہ ہونے کا عہد دہرانے کا موسم ہے۔ سو آپ جانتے ہیں کہ یہ ناخوشگوار حادثہ ماہ ذوالحج کے پہلے عشرہ میں یوم الحج سے چند روز قبل پیش آیا ہے۔ ماہِ ذوالحج اشہر الحرام میں سے درمیانی مہینہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اشہر الحرم کی کیا حیثیت ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ۔

(البقرہ ع ۲۷ آیہ ۲۱۸)

وہ تجھ سے ماہ حرام میں جنگ کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ ماہ حرام میں جنگ خونریزی، کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی خلاف ورزی ہے۔ فرمانبرداری کی بہت ہی معکوس امر ہے۔ اور بہت برا گناہ ہے یہ امر ہے کہ قبل از اسلام کے جاہل عرب بھی اشہر الحرام رجب۔ ذیقعدہ۔ ذوالحجہ اور محرم الحرام کا احترام کرتے تھے۔ اگر وہ جنگ کی حالت میں جب وہ ماہِ رجب کا چاند دیکھتے تو فوراً جنگ بند کر دیتے اور سارے جزیرہ عرب میں لوگوں کا مال و جان محفوظ و مصئون ہو جاتا۔ لوٹ مار و جنگ و جدل یکسر ختم ہو جاتا۔ مسافر جزیرہ عرب کے ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک بلا خوف و خطر اطمینان سے سفر کرتے کوئی شخص کسی مسافر سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کرتا۔ بلکہ حریف بھی اشہر الحرام میں اپنے حریف کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے سے کلیۃً احتراز کرتے۔ اسی طرح سے ماہ ذیقعدہ کا چاند طلوع ہونے کے وقت سے لے کر ماہِ محرم کے اختتام تک جزیرہ عرب میں امن و امان کی کیفیت پیدا ہو جاتی اور ہر ایک کا مال و جان اور عزت و آبرو محفوظ ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان چاروں مہینوں کو اشہر الحرم قرار دیا ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ۔

(التوبہ ع ۵ آیہ ۳۶)

بے شک جس دن سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں اسی وقت سے مہینوں کی تعداد بارہ مقرر فرمائی ہے۔ جن میں چار ماہ حرام یعنی قابلِ احترام ہیں۔ یہی صحیح طریق اور قائم رہنے والا دین ہے۔ لہٰذا ان مہینوں میں جنگ جاری رکھ کر اور خون ریزی کر کے اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔

تیسری بات جس کی طرف انسانی ذہن مائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا یہ ہے کہ یہ خون آلودہ حادثہ کس مقام پر وقوع پذیر ہوا۔ آپ سے مخفی نہیں کہ یہ خون آشام حادثہ مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں۔ بیت اللہ کے قریب و جوار میں اور حرم شریف کے سب سے مقدس مقام اور مین وسط میں پیش آیا ہے۔ یاد رہے کہ حرم سے مراد مکہ شریف اور اس کے ارد گرد قریباً تیس کلومیٹر کا علاقہ ہے جس کی حدود میدانِ منیٰ سے چھوتی ہیں۔ اس مقدس علاقہ میں سارا سال کسی قسم کا شکار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حرم محترم کو جس میں مقدس مکہ واقع ہے کس قدر تقدس اور احترام حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ مکہ شریف کی عظمت ظاہر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ٥

(النمل ع ۷ آیہ ۹۲)

ان سے کہہ دے کہ مجھے حکم ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس کو اس (میرے رب) نے حرام یعنی مقدس بنایا ہے۔ اور اسی کی سب چیزیں ہیں۔ اور یہ کہ مجھے حکم ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

اللہ اللہ کس قدر احترام ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں شہر مکہ کا۔ فرمایا کہو کہ مجھے اس شہر کے رب کی بندگی کرنے کا حکم ہے۔ وہ یہ کہ مجھے اپنے رب کی بندگی کرنے کا حکم ہے۔ شہر مکہ کا اس قدر احترام ہے تو بیت اللہ کا کس قدر

حرام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ ...

بے شک خانہ کعبہ ہی وہ سب سے پہلا گھر ہے جو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ اور ہدایت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ اور جو اس گھر میں صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ داخل ہوگا وہ یقیناً امن پائے گا۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (البقرۃ) اور یاد کرو وہ وقت جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کا مقام اور امن کی جگہ بنایا۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ (المائدۃ)

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو بیت الحرام ہے لوگوں کے لئے ہمیشہ قائم رہنے والے فوائد اور دائمی ترقی کا ذریعہ بنایا ہے۔

مکہ شریف کی عظمت اور احترام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ...... بے شک اللہ تعالیٰ نے اس شہر مکہ کو اس دن حرام، مقدس قرار دیا ہے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے پس اللہ تعالیٰ کے مقدس قرار دینے کے ساتھ روز قیامت تک مقدس ہے۔ مقدس رہے گا۔ اور یہ کہ اس شہر میں مجھ سے قبل کسی کو جنگ کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور مجھے بھی دن کے صرف ایک حصہ کے لئے اجازت دی گئی ہے پس وہ مقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس قرار دیئے جانے کے ساتھ قیامت کے روز تک علاقہ حرم میں کانٹے نہیں کاٹے جائیں گے نہ شکار کے جانوروں کو علاقہ حرم سے علاقہ حل کی طرف ہانک کر بھگانے کی اجازت ہوگی

تاکہ ان کو وہاں شکار کیا جائے۔ اور نہ حرم کے علاقہ میں گری پڑی چیز اُٹھانے کی اجازت ہوگی۔ سوائے اس کے کہ اُٹھانے والا مالک کی تلاش کے لئے اس کا اعلان کرے۔ اور نہ ہی علاقہ حرم میں گھاس کاٹی جاسکتی ہے۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت فرمائیں۔ کیونکہ وہ لوہاروں کے کام آتی ہے اور مکانوں کی چھتیں ڈھانپنے کے کام آتی ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِلَّا الْاِذْخِر فرما کر اس کی اجازت دی۔

ان حقائق کی موجودگی میں کیا یہ حیران کن بات نہیں ہے کہ چند ہی سالوں میں خود مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہی مکہ مکرمہ اور بیت اللہ شریف کی حرمت اور تقدس کو دو دفعہ نہایت بے باکانہ انداز میں پامال کیا گیا کہ اس کی مثال زمانہ جاہلیت میں بھی تلاش نہیں کی جاسکتی۔

گفتگو کے اس مقام پر پہنچ کر چند اہم اور فکر انگیز سوال انسانی ذہن میں اُبھرتے ہیں۔

۱- ان حقائق کو جانتے ہوئے کیوں مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہی حرم کعبہ کی ہتک اور بے حرمتی کرنے میں ذرا بھی تامل اور توقف سے کام نہیں لیا جاتا؟

۲- بیت اللہ شریف کی بے حرمتی کی یہ وارداتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ خاموش تماشائی بن کر یہ حالات دیکھتا رہے گا۔ یا اس نے کعبہ شریف یا حرم محترم کا احترام قائم کرنے کا اس زمانہ میں کوئی اہتمام فرمایا ہے جو کہ مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ لیکن ابھی اہل اسلام کی نظروں سے اوجھل ہے؟

۳- ان حالات میں عالم اسلام یا کم از کم محبان سید الاولین والآخرین حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

محترم قارئین! ان سوالات کے جواب کے لئے ہفت روزہ بدر کی آئندہ اشاعت کا انتظار فرمائیں۔ کیونکہ کہیں آپ مضمون کی طوالت سے گھبرا کر پڑھنے سے قبل ہی اُکتا نہ جائیں۔

## دَورہ اِنسپکٹر وقفِ جدید

### صوبہ جموں وکشمیر

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم انسپکٹر وقفِ جدید صوبہ جموں وکشمیر کا دورہ بغرض وصولی چندہ وقفِ جدید شروع کرچکے ہیں اور جماعتوں کو براہِ راست اطلاع دی جاچکی ہے جملہ صدر صاحبان، سیکرٹریان مال وقفِ جدید اور معلمین کرام سے درخواست ہے کہ مکرم مولوی صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون کریں (ناظر وقفِ جدید)

# جوبلی فنڈ کے وعدہ جات جلد ادا کرنیکا ارشاد

جملہ عہدیداران و احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی سو فی صدی ادائیگی دسمبر ۱۹۸۸ء تک مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اسی ارشاد کے مطابق جماعتوں کو اجتماعی و انفرادی وعدہ جات اور ان کی وصولی و بقایا جات کی تفاصیل بھجواتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا رقوم کی جلد از جلد سو فی صدی ادائیگی کے لئے درخواست کی جارہی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد جماعت کے پاس یہ اطلاع نہ پہنچی ہو تو ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر تفصیل بھجوائی جاسکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ ارشاد میں بقایا وعدہ جات کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جن افراد نے اپنی مالی حیثیت سے کم وعدہ کیا ہوا ہے وہ اضافہ کرکے اس کے مطابق سو فی صدی ادائیگی بھی کریں۔ اور جن افرادِ جماعت نے تا حال اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے یا اس تحریک کے آغاز کے بعد کسی وقت اُن کے لئے کوئی ذریعہ روزگار پیدا ہوا ہے۔ عہدیداران جماعت ایسے افراد کو جوبلی فنڈ کی تحریک میں شامل کرنے کی تحریک کے مطابق اُن کے وعدہ جات کی سو فی صدی وصولی کے لئے بھی مؤثر رنگ میں کارروائی کریں۔ تاکہ ہم جوبلی فنڈ کے جشن کو اس کی شان کے مطابق منا سکیں۔ اور جشن کا سال آنے سے قبل جو تبلیغی۔ تربیتی اور اشاعت قرآن کریم کے عظیم الشان پروگرام ہیں وہ ان کی بروقت تکمیل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

# اِنعامی مقالہ

## بر موقع صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر ایک انعامی مقالہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ بہترین مقالہ نگار کو پانچ سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

**عنوانِ مقالہ**: "حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کے بعد پہلی صدی میں پوری ہونے والی پیشگوئیاں"

**شرائطِ مقالہ** :-

۱- حجم مقالہ ۱۳ تا ۱۵ فل سکیپ صفحات۔
۲- مقالہ خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔
۳- ہر منتخب شدہ پیشگوئی کب کی۔ کب پوری ہوئی۔ چیدہ چیدہ واقعات اور تاثر پر روشنی۔
۴- تحریر غلطیوں سے پاک اور زبان عمدہ ہو۔
۵- حوالہ جات درست اور مکمل ہوں۔ کتاب کا نام اور صفحات کے نمبروں کا اندراج ہو۔
۶- مقالہ بغور مطالعہ کے بعد خود تحریر کیا جائے۔ بعد میں انٹرویو بھی ہوگا۔
۷- مرکز میں مقالہ وصول کرنے کی آخری تاریخ یکم مارچ ۱۹۸۸ء ہے۔

انچارج کمیٹی صد سالہ جشن
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

**اعلان**

مکرم محمد احمد خاں صاحب ابن مکرم محمد حنیف خاں صاحب کانپور کو نمائندہ اخبار بدر برائے جماعتہائے کانپور، راٹھ، مسکرا و مہوبہ نامزد کیا گیا ہے۔ مذکورہ جماعتوں کے احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ موصوف کو کما حقہٗ اپنا مخلصانہ تعاون دیویں۔

انچارج بدر

آخری قسط

# جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور داعی الی اللہ کی تحریک

تقریر مکرم سید عبد الباقی صاحب جوڈیشل مجسٹریٹ دہلی (بھارت) برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں خصوصاً اور سارے عالم میں عموماً غیر اسلامی اور غیر انسانی ڈھنگ سے احمدیوں پر ڈھائے جا رہے ان مظالم کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس یہ سارے عالم میں جو ظلم ہو رہا ہے اسلام پر اور اسلام ہی کے نام پر اس کا ایک حصہ ہے جو پاکستان میں ہو رہا ہے اور تم ظلم سے باز نہیں آ رہے ہو۔ اگر یہی تم نے اپنی روش اختیار کیا ہے تو جو چاہو کرو۔ لیکن ہم تو وہ بزرگ مارک ہیں جو وجود کے مٹنے کے بعد بھی زندہ رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نشان کو دنیا میں کوئی مٹا نہیں سکتا۔ ہماری تو ضمانت ہے۔ ہم ہر حالت میں ترقی کرتے رہے ہیں۔ ہر حالت میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ اگر اس ترقی کی راہ میں روک ڈالنا چاہتے ہو تو سارا ایڑی چوٹی کا زور لگا لو تم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ ........ دنیا کے کسی خطے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ جہاں ہماری تعداد زیادہ ہے وہاں بھی ناکام رہو گے۔ جہاں ہماری تعداد کم ہے وہاں بھی ناکام رہو گے کیونکہ خدا کی حفاظت کا ہاتھ ہر وقت ہمیں گھیرے ہوئے ہے اور وہ دشمن کو ایسا نقصان پہنچانے سے لازماً باز رکھے گا جس سے ہماری ترقی رکتی ہوئی دکھائی دے۔ جس سے ہم تنزل کی راہ اختیار کرتے ہوئے نظر آئیں۔ دشمن کا ایک دن ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرے گا ہماری تاریخ میں کہ آگے بڑھنے کی بجائے ہم پیچھے جا رہے ہوں۔ شہید ہونگے۔ دکھ دیئے جائیں گے۔ مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔ گھر بھی جلیں گے میں مانتا ہوں۔ شدید ذہنی اذیت میں مبتلا کیا جائے گا۔ یہ بھی مجھے تسلیم ہے۔ ہمارے پیاروں کو گالیاں دی جائیں گی ہمارے سامنے اور مسلسل یہ ظلم کیا جائے گا۔ یہ بھی میں مانتا ہوں۔ لیکن جماعت کی ترقی کو تم روک سکو ناممکن ہے۔ ہر حال میں ہر ملک میں ہر تاریکی کے وقت بھی آگے بڑھیں گے اور خدا کا جو نور ہمیں عطا ہوا ہے تم نہیں چھین سکتے تمہاری نسلیں بھی نہیں چھین سکتیں ہم سے۔ اس لئے ایک ہی نقصان جو ہوگا وہ تمہارا نقصان ہے، ہوتا رہا ہے، ہو رہا ہے مسلسل، تمہاری آنکھیں بند پڑی ہیں۔ اور مسلسل ہوتا چلا جائے گا۔ تمہاری کوئی ضمانت نہیں کیونکہ تاریخ بتا رہی ہے کہ جب قوموں نے اپنے آپ کو برباد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو تو خدا کی تقدیر یہ اعلان کیا کرتی ہے کہ ہاں تم ہلاک کئے جاؤ گے۔ اور اس میں اسلام اور غیر اسلام کے ساتھ کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ بغداد کے مقتول بھی تو مسلمان ہی تھے جو قرآن کو سروں پر لے کر گلیوں میں باہر نکلے تھے اور خدا کے نام پر وہ قربانیاں دے رہے تھے۔ لیکن خدا کی غالب تقدیر نے کسی ایک کی نہیں چلنے دی اور ایک نہیں سنی کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ ظالم نے خود اپنی ہلاکت کے بیج بوئے ہیں۔ اس لئے تمہاری تو یقینی تاریخ ہے۔ کوئی نام تمہیں بچا نہیں سکے گا۔ لیکن جن قوم پر خدا کے نام پر خدا کی خاطر ظلم ہوتے ہیں باہر سے اور وہ استقامت دکھاتے ہیں۔ ان کو دنیا میں کوئی نہیں مٹایا کرتا۔ اس لئے ہماری فکر تم چھوڑ دو۔ رب کعبہ کی قسم کہ وہ خود ہماری حفاظت کرے گا۔"

(خطبہ جمعہ ۷ جون ۱۹۸۵ء)

سامعین کرام! آج پھر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی میں روک ڈالنے کی خاطر ایک عالمی سازش کی جا رہی ہے، سارے عالم میں احمدیوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں اسلام کی تبلیغ میں اور بھی زیادہ تیزی اور جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جماعت کو آئندہ ہونے والی عالمی مخالفت سے متنبہ کرنے کے ساتھ ساتھ عظیم الشان خوشخبریاں بھی عطا فرمائی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:-

"...... اس مخالفت کے بعد جو اگلی مخالفت مجھے نظر آ رہی ہے وسیع پیمانے پر وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں ہے بعض بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں لکھی جائے گی۔ مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو جو مشعل دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ میں آئندہ آنے والوں کو بھی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی جو پیچھے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور کسی دنیا کی طاقت سے خوف نہیں کھانا ...... وہ خدا جو ان کی مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے، وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور ان کا دنیا سے نشان مٹا دیگا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ (اور) کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی۔"

(خطاب ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء)

داعی الی اللہ کی تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے آپ نے مختلف خطبات جمعہ اور خطابات میں احباب جماعت کو فرمایا:-

"اگر میری حقیقی خوشی اور دعا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کامیاب داعی الی اللہ بنیں۔"

(پیغام برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۱۹۸۶ء)

"داعی الی اللہ بننے کے لئے اپنے اندر ربنا اللہ کہنے کی اہلیت پیدا کرنی ضروری ہے ...... ربنا اللہ کا دعویٰ کرنے والوں پر کئی قسم کے ابتلاء آتے ہیں جن کے دوران استقامت دکھانی ہوتی ہے ...... اللہ کا بڑا ہی عظیم احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو استقامت کی توفیق بخشی ہے اور بخشتا چلا جا رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۸۳ء)

"جس نے داعی الی اللہ بننا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ پہلے وہ اپنے رب کو پائے اور اس سے ذاتی تعلق قائم کرے ...... اگر عمل صالح کی شرط پر عمل نہ ہو رہا ہو تو دعوت الی اللہ کامیاب

ثابت قدمی اپنی عملی نتائج کو تو نیق خدا کو پانے کے نتیجہ میں ہی ملتی ہے ...... اگر تم خدا کو پالیتے ہو تو تم اس لائق ہو کہ دنیا کو خدا کی طرف بلاؤ۔ اس سے زیادہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ہے تو خدا خود اسے پورا کر دیگا۔"

(خطبہ جمعہ ۱۱ر مارچ ۱۹۸۲ء)

"میرا پیغام یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں"

(جماعت احمدیہ کولمبو (سری لنکا) کو خطاب ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر آپ نے احباب جماعت کے نام بھی یہ پیغام بھجوایا کہ:-

"اس بابرکت موقعہ پر میرا پیغام یہ ہے کہ نور احمدیت کو ہر فرد بشر تک پہنچائیں۔ محنت لگن اور شوق سے تبلیغ کے فرض کو پورا کریں۔ ہر احمدی مستعد مبلغ بن جائے کیونکہ اس زمانہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ جب تک دین ہر دین پر غالب نہیں آتا کبھی احمدی کو اس فرض سے پہلو تہی نہیں کرنا چاہیئے۔ میں نے اپنے خطبات اور تقاریر میں جماعت کو التزام کے ساتھ اس کی تلقین کی ہے۔ اس سے غفلت نہ برتیں اور اس عظیم جہاد کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ خدا کی تائید و نصرت کے نشان جماعت احمدیہ کے شامل حال ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے جوش میں ہے۔ اپنی تمام قوتیں، اپنی تمام صلاحیتیں اور اپنی تمام استعدادیں دین اسلام کی سربلندی کے لئے سپرد کر دیں۔"

پیارے احمدی بھائیو! ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اس وقت بار بار داعی الی اللہ کی تحریک کے باوجود یہ خیال رکھتے ہیں کہ تبلیغ تو پہلے درجہ کے لوگوں کا کام ہے۔ اس خیال کی تردید کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل الفاظ میں فرماتے ہیں :-

"................................................

ہے تو یہ درست تو نہیں ہے ...... اونچا وہی ہے جو تبلیغ میں اونچا ہے۔ اور وہی اونچے ہوں گے آئندہ۔ اور ان کی نسلیں اونچی کی جائیں گی جو تبلیغ میں اونچے ہوں گے۔ جو اس میں گر جائیں گے ان کی نسلوں کی بھی ضمانت نہیں ہے"

(خطاب بر موقعہ مجلس مشاورت ربوہ ۱۹۸۲ء)

احباب کرام! جماعت احمدیہ پر مخالفین کے ذریعہ یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ جہاد پر یقین نہیں رکھتی ہے۔ ہمارے مخالفین یہ نہیں جانتے کہ دینی لحاظ سے جہاد کے کیا معنی ہیں وہ بس یہی سمجھتے ہیں کہ تلوار اور ہتھیار، جنگ و جدال اور خون خرابہ کے ذریعہ ہی جہاد کیا جاتا ہے۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ آج اس دنیا میں حقیقی معنوں میں جہاد کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

"اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیجتے۔ تو (اے محمد) تم کافروں کا کہنا نہ مانو اور اس قرآن کے ذریعہ جہاد اکبر (تبلیغ) کرو"

(الفرقان ۵۲:۵۳)

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ آپ کہہ دیں :-

"میرے پاس یہ قرآن بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تم کو اور اس شخص کو جس تک یہ قرآن پہنچتا جائے اس کے ذریعہ سے ڈراؤں"

(الانعام : ۲۰)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

"اے محمد تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو پس تم قرآن کے ذریعہ اس کو نصیحت کرو"

(ق : ۴۶)

اب آپ دیکھ لیں کہ جماعت احمدیہ کی تمام تبلیغی تحریکات کی بنیاد قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا کے تمام مذاہب، تمام اقوام اور تمام ملکوں کے لوگوں تک پہنچانے کے لئے قرآن کریم کا ترجمہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی تمام زبانوں میں کیا جا رہا ہے اور اس کے ذریعہ سے تبلیغ کا جہاد اکبر کیا جا رہا ہے۔ اس حقیقت

کا اعتراف آج مسلمان بھی کر رہے ہیں عیسائی بھی کر رہے ہیں۔ ہندو بھی کر رہے ہیں اور سکھ بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کا رسالہ "لائف" ۸ر اگست ۱۹۵۵ء لکھتا ہے :-

"اسلام کے بعض دوسرے فرقوں میں بھی زندگی اور قوت کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ پیش در پیش ایک نیا فرقہ جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے یورپ، افریقہ، امریکہ اور مشرق بعید کے ممالک میں اس کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں ..... آج کل عیسائی مشنری اور مسلمان مبلغ ایک دوسرے کے بالمقابل اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ حالت یہ ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلے میں دس حبشی اسلام قبول کر رہے ہیں"

(بحوالہ بدر ۷ر اگست ۱۹۸۲ء)

سویڈن کے ایک مشہور رسالہ TIDENSTECKEN. نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا :-

"اسلام میں رونما ہونے والے اس مسیح موعود کا وجود، اس کی قائم کردہ جماعت اور اس کے تبلیغی مشن یہ سب چیزیں ہمارے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں ....... ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت ایشیا، امریکہ، یورپ، افریقہ میں جارحانہ طور پر عیسائیت پر حملہ آور ہے۔ اس کے پیش کردہ دلائل ٹھوس مضبوط اور زور دار ہیں۔ ان حالات میں جب ہم ان نتائج پر غور کرتے ہیں جو اس تبلیغی جدوجہد سے نکل سکتے ہیں تو ہم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے" (ایضاً)

اخبار "ہمارے واتر م" نے ۱۸ر ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں لکھا :-

"احمدی لوگ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی پروگرام پر کام کرنے والے ہیں۔ ان کی تبلیغی جدوجہد اس وقت ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے ..... اس ضروری بات کو پھر ایک دفعہ بیان کردہ بتا دینا ہو گا کہ

احمدیہ جماعت ایک انتہائی منظم اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی جماعت ہے"

مسٹر لیوکس نے کولمبو میں ایک لیکچر کے دوران کہا :-

"آپ لوگ شاید یہ سمجھتے ہوں گے کہ عیسائیت کی جنگ بڑے بڑے شہروں یا بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں لڑی جائے گی۔ لیکن میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں کہ عیسائیت اور اسلام کے درمیان جو جنگ جاری ہے اس کا فیصلہ کسی بڑے شہر میں نہیں ہوگا بلکہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوگا جس کا نام قادیان ہے"

(بحوالہ سیرت و سوانح حضرت بانی جماعت احمدیہ صفحہ ۸۹-۹۱)

مسٹر جسونت سنگھ جرنلسٹ ہندوستان ٹائمز ۵ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کے شمارہ میں لکھتے ہیں :-

"جماعت احمدیہ بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اس کی شاخیں یورپ اور ایشیا کے مختلف ممالک، افریقہ اور شمالی اور جنوبی امریکہ کے متفرق حصوں اور آسٹریلیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر جگہ اس کے ماننے والے اپنی مخصوص تعلیم اور تبلیغی سرگرمی کے لئے ممتاز اور نمایاں ہیں"

اخبار "الفتح" قاہرہ (مصر) لکھتا ہے :-

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تقریر و تحریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرقی و مغربی کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے دینی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا معاملہ سرسبز ہو گیا ہے اور ایشیا، یورپ، امریکہ اور افریقہ میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم اور عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت تجربہ حاصل کر

کامیاب ہیں کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پُرحکمت باتیں ہیں ........ اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے ...... باقی نام کے مسلمانوں پر موت طاری ہو چکی ہے ......"

(اشاعت ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ ہجری)

احباب کرام! ایسے خطرناک دَور میں جبکہ انسان کی تقدیر لا مذہبی طاقتوں کے ہاتھ میں جا چکی ہے۔ احمدیت پر حد درجہ ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو ہر احمدی کو سوچنی چاہئیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیت دُنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ آخری ذریعہ ان معنوں میں کہ اگر یہ بھی ناکام ہو جائے تو دُنیا نے لازماً ہلاک ہونا ہے۔ پھر اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں..... یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ اس لئے میں بار بار یہ اعلان کر رہا ہوں کہ داعی الی اللہ بنو۔ دُنیا کو نجات کی طرف بلاؤ۔ دُنیا کو اپنے رب کی طرف بلاؤ...... ہر احمدی بلا استثناء مبلغ ہے وہ وقت گزر گیا کہ جب چند مبلغین پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی مبلغ بننا پڑیگا بوڑھوں کو بھی مبلغ بننا پڑیگا۔ یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی مبلغ بننا پڑیگا۔ اور کچھ نہیں تو وہ دُعاؤں کے ذریعہ ہی تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔...... احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے سوا اور کوئی طریق انسان کے بچنے کا نہیں ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر مارچ ۱۹۸۳ء)

اس مقصد کے حصول کا نسخہ آپ نے ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"اے احمدی نوجوانو! اُٹھو اور دُنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی وہ بنسیاں بجاؤ جو اس دَور کے کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں... ... آپ ہیں جن کی بنسیاں جیتیں گی۔ آپ ہی ہیں جن کے پیچھے دُنیا کے دل موڑے جائیں گے اور وہ آپ کے پیچھے ہجوم در ہجوم اور جوق در جوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی محبت کی جنت میں داخل ہونے کے لئے آجائیں گے ...... پس اے احمدی نوجوانو! اُٹھو کہ تم سے آج دُنیا کی تقدیر وابستہ ہے۔ تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے دُنیا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت عطا کر کے زندہ کرنا ہے۔ جاؤ اور پھیل جاؤ دُنیا میں۔ جاؤ فتح اور نصرت تمہارے قدم چُومے گی کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہو گی۔ دُنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے نظر آ رہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور میں اس کی چاپ سُن رہا ہوں خدا کی قسم۔"

(خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ ۱۹۸۳ء)

احباب کرام! مومن کے ایمان کی ایک سب سے اہم علامت تبلیغ حق میں مصروف رہنا ہوتا ہے۔ اُسے گویا ہر وقت یہ دُھن لگی رہتی ہے کہ اسلام کی خوبیاں لوگوں تک پہنچائے اور دُنیا سے باطل کو مٹائے اور حق کو قائم کرے اور تبلیغ حق کے لئے اپنے وقت اور اپنے مال کو قربان کرنے سے دریغ نہ کرے اور جب اسلام پر کوئی حملہ ہو تو فوراً اس کے رد کے لئے کمر بستہ ہو جائے اب دیکھیئے کہ اس علامت سے بھی احمدیہ جماعت کا ایمان اظہر من الشمس ہے۔ ہر احمدی ایک سرگرم مبلغ نظر آتا ہے۔ جو آزاد پیشہ ہے وہ اپنے ملنے والوں کو حق پہنچاتا ہے۔ زمیندار ہے تو اپنے حلقہ میں جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف ہے۔ طالب علم ہے تو وہ مبلغ ہے استاد ہے تو وہ مبلغ ہے۔ خادم ہے تو وہ مبلغ ہے آقا ہے تو وہ مبلغ ہے۔ ناخواندہ ہے تو وہ مبلغ ہے۔ عالم ہے تو وہ مبلغ ہے بچہ ہے تو وہ مبلغ ہے۔ بوڑھا ہے تو وہ مبلغ ہے۔ مرد ہے تو وہ مبلغ ہے۔ عورت ہے تو وہ مبلغ ہے۔ غرض جو بھی سچا احمدی ہے خواہ وہ کچھ بھی ہو مبلغ ضرور ہے۔

کیونکہ ہم احمدیوں کو خدا کے علاوہ کسی کا کوئی خوف نہیں ہے۔ ہر احمدی تبلیغ یعنی جہاد اکبر کے راستے میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کی ڈکشنری میں موت کا کوئی لفظ نہیں جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے زندگی اور اس سے بڑھ کر زندگی مقدر کی ہوئی ہے۔ لیکن جس جد و جہد کے ساتھ۔ جس کوشش کے ساتھ ہمیں زندگی کے نئے مقام عطا ہونے ہیں نئی منازل ملنی ہیں اس کے لئے سب سے اہم کام آج تبلیغ ہے۔"

(بحوالہ مشکوٰۃ ۱۹۸۶ء Cover Page)

احباب کرام! آخر میں مَیں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور دعوت الی اللہ کی تحریک کے نتیجہ میں دُنیا کے ذریعہ جو مخالفت کی جا رہی ہے اس کی حقیقت اور جماعت کو غلبہ عطا ہونے سے متعلق سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے دو اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"لیکن اندھے کا حال بیچارے کا یہ ہے کہ جب تک کسی دیوار سے ٹکر نہ لگ جائے یا کسی گڑھے میں جا نہ پڑے اس بیچارے کو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ مَیں کس راہ پر چل رہا ہوں اور بعض دفعہ عین کنارے پر جا کر پتہ چلتا ہے۔ بعض دفعہ کنارے پر جا کر بھی پتہ نہیں چلتا ہے۔ جب ہلاکت اُس کو گھیر لیتی ہے اُس وقت اُس کو پتہ چلتا ہے کہ مَیں نے غلط اقدام کیا تھا۔ بعینہٖ یہی صورت حال ہر زمانے میں خدا کے سچوں کو جھٹلانے والوں کے ساتھ پیش آتی رہتی ہے۔ ایک بھی استثناء آپ اس میں نہیں دیکھیں گے جس طرح انبیاء کی سُنت یقینی اور قطعی ہے۔ انبیاء کے مخالفین کی سُنت بھی سو فیصدی یقینی اور قطعی ہے۔ کبھی کوئی تبدیلی آپ کو اس میں دکھائی نہیں دے گی۔ ایک ہی طرح کے دعوے کرتے ہیں۔ ایک ہی طرح کی مخالفت کے ڈھنگ اختیار کرتے ہیں۔ اس سے پہلے جو لوگ وہ ڈھنگ اختیار کر چکے ہوتے ہیں اور ناکام ہو چکے ہوتے ہیں لیکن وہی چالاکیاں دوبارہ دہرانے کی کوشش کرتے ہیں، اس اُمید کے ساتھ کہ شاید اس مرتبہ ہم کامیاب ہو جائیں۔ سو یہ اندھے ہیں جن کی نہ ماضی پر نظر ہے نہ مستقبل پر نظر ہے۔ اندھا تو نہ آگے دیکھ سکتا ہے نہ پیچھے دیکھ سکتا ہے۔ تو بعینہٖ یہی حال انبیاء کو جھٹلانے والی قوموں کی ہو جاتی ہے۔ نہ وہ تاریخ سے سبق حاصل کرتے ہیں یعنی ماضی میں مڑ کر دیکھ نہیں سکتے اور نہ وہ ایسا منصوبہ بنا سکتے ہیں جو ان کے مستقبل کو روشن کر دے۔ ان کا اگلا قدم بھی ہلاکت کا قدم ہے اور ان کا پچھلا قدم بھی ہلاکت کا قدم ہے۔ غلطیوں سے پھر عاری ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھٹلانے والوں کا پایا ہے اور جو شکوک پہلے رہ گئے تھے باقی وہ اس تحریک نے پوری طرح مکمل کر دیئے۔ اب کوئی ایسا رنگ نہیں ہے جو مخالفین انبیاء کا آپ کو تاریخ مذاہب میں نظر آئے جو اُنہوں نے اپنے اوپر چڑھا نہ لیا ہو۔ کوئی ایسا ظلم کا داغ نہیں ہے۔ کوئی ایسا سُرخ نشان نہیں ہے ظلم و ستم کا جو اُنہوں نے جماعت احمدیہ کے اوپر لگانے کی کوشش نہ کی ہو"

چنانچہ ان باتوں کا واضح الفاظ میں اعتراف خود بلوچستان کی جمعیت ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولوی تاج محمد صاحب نے احمدیوں کے خلاف ایک مقدمہ میں، وکیل کے سوال کے جواب میں کیا جو تحریری طور پر عدالت کی کارروائی کا حصہ بن چکا ہے کہ "ہاں یہ درست ہے کہ ہم آج احمدیوں سے کلمہ توحید اور اذانوں کے سلسلہ میں وہی سلوک کر رہے ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلاموں کے ساتھ اُس زمانے کے مشرکین مکہ کیا کرتے تھے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۸۴ء)

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

"پس میں ان سے کہتا ہوں اور ساری جماعت کی نمائندگی میں کہتا ہوں کہ تم جو چاہو کرلو۔

جتنا زور لگانا ہے لگا لو۔ خدا کی قسم ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلاموں کی راہوں سے نہیں ہٹیں گے، نہیں ہٹیں گے۔ نہیں ہٹیں گے۔ اور احمدیت کا یہ قافلہ ہمیشہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ جن راہوں پر تم چل رہے ہو۔ تاریخ انسانیت سے ثابت ہے کہ وہ ناکامی اور نامرادی کی راہیں ہیں۔ وہ ہمیشہ تاریک راہوں کے طور پر ظاہر ہوئیں۔ اور ان راہوں پر آنے والوں نے نظر ڈالیں تو ہمیشہ لعنتیں بھیجتے رہے ان راہوں پر وہ مغضوب علیہم کی راہیں ہیں۔ وہ ضالین کی راہیں ہیں۔ لیکن خدا کی قسم ہم جن راہوں پہ چل رہے ہیں وہ انبیاء اور ان کے اصدقاء غلاموں کی راہیں ہیں اور وہ راہیں ہیں جو کہکشائیں بن کر آسمان پر چمکا کرتی ہیں۔ پس ایک آسمان کی کہکشاؤں کو ہم نے دیکھا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اولین نے اپنے قدموں سے بنائی تھیں اور اب دیکھنے والے دیکھیں کہ محمد مصطفیٰؐ کے غلام وہ آخرین میں ظاہر ہونے والے۔ اب پھر ان کہکشاؤں کو اپنے خون سے بنا رہے ہیں۔ اپنی قربانیوں سے روشن کر رہے ہیں ان کو اور آئندہ زمانہ ان راہوں کو دیکھے گا ان چمکتی ہوئی کہکشاؤں کو اور ان سے سبق حاصل کرے گا اور ان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر ہمیشہ رحمت اور درود بھیجتا رہے گا۔"

(خطبہ جمعۃ الوداع ۱۴ جون ۱۹۸۵ء)

آپ فرماتے ہیں:-

"ہم تو کبھی قیمت پر کسی پہلو سے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ ہاتھ کاٹے جاتے ہیں تو کاٹے جائیں۔ یہ سر قلم ہوتے ہیں تو قلم ہوں۔ لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا اور مطاع اور مولیٰ تھے، ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور کوئی نہیں جو ہمیں آپؐ سے جدا کر سکے۔ جس طرح ہمیں جدا کرنے کی کوشش کریں گے خود جدا ہوتے چلے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء)

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار
ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار
آخر میں احباب جماعت سے میری یہی گزارش ہے:-
میرے پیارو دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دنیا نہ بن جائے پیارے لوٹنے قادیاں

# لجنات بھارت اپنے قدم تیز تر کریں

ماہ ستمبر ۱۹۸۷ء کو لجنہ اماءاللہ کا سال ختم ہو رہا ہے۔ ماہ اکتوبر سے آگے ہر لجنہ اپنے ماہانہ کام کا جائزہ لے کر مرکز کو اطلاع دیتی رہے تو ہم اپنے کام میں تیزی پیدا کر کے نئی صدی کا استقبال شایان شان طریق سے کر سکیں گی۔

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

**اکتوبر ۱۹۸۷ء** ★ اپنی لجنہ ممبرات و ناصرات کی نئی مکمل فہرست جس میں قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ جاننے والی۔ نماز باترجمہ جاننے والی۔ چندہ دہندگان و نادہندگان۔ بجٹ ماہانہ و سالانہ لجنہ و ناصرات بھجوائیں۔ سالانہ اجتماع مرکزیہ میں شامل ہونے کے لئے نمائندگان و ممبرات لجنہ و ناصرات کو قادیان بھجوانا۔ ★ ہفتہ تحریک جدید رجوع میں بقایاجات کی وصولی اور نئے سال کی فہرستیں تیار کرنا۔ ★ ماہ اکتوبر سے کوشش کریں کہ ہر لجنہ کا صد سالہ جوبلی فنڈ دسمبر ۱۹۸۷ء تک سو فیصد ادا ہو جائے۔

**نومبر ۱۹۸۷ء** ★ ماہ اکتوبر کی رپورٹ مرکز بھجوانا۔ چندہ جات لجنہ و ناصرات مرکز کو بھجوانے۔ ★ جلسہ سیرت النبی صلعم ★ جلسہ سالانہ پر تقریر۔ نظم و تلاوت کے لئے صدر لجنہ کی تصدیق سے نام مرکز کو بھجوانے۔

**دسمبر ۱۹۸۷ء** ★ آپ کی لجنہ کی کتنی مستورات نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی ★ مجلس شوریٰ لجنہ مرکزیہ میں نمائندہ کی شمولیت ★ واپس جاکر جلسہ سالانہ کے حالات اپنی لجنہ میں جلسہ کر کے سنائیں ★ ہفتہ وقف جدید (بقایاجات کی وصولی۔ نئی فہرستیں تیار کرنا) ناصرات کو وقف جدید میں شامل کرنا ★ ماہ نومبر کی رپورٹ و چندہ جات مرکز کو بھجوانے (اسی طرح آئندہ ہر ماہ کے شروع میں رپورٹ و چندہ مرکز کو بھجوانا) ★ سہ ماہی کا نصاب کتنی ممبرات نے مکمل کیا۔

**جنوری ۱۹۸۸ء** ★ ناصرات کی وقف جدید کی فہرستیں تیار کر کے دفتر وقف جدید اور ایک نقل دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوانا ★ لجنہ کو وقف جدید میں شامل ہونے کیلئے توجہ دلانا ★ جلسہ مصلح موعود کا پروگرام مرتب کرنا۔

**فروری ۱۹۸۸ء** ★ جلسہ مصلح موعود منایا جائے ★ کھیلیں لجنہ و ناصرات ★ پیشگوئی مصلح موعود کا امتحان ★ رپورٹ برائے اخبار بدر ★ یوم مسیح موعود کا پروگرام مرتب کرنا۔

**مارچ ۱۹۸۸ء** ★ جلسہ یوم مسیح موعود ★ رپورٹ برائے اخبار بدر ★ چھ ماہ کے چندوں کا جائزہ کہ بجٹ کے مطابق وصولی ہو گئی ★ لجنہ و ناصرات کے دینی امتحانات میں حصہ لینے والیوں کے نام و فہرستیں مرکز کو بھجوائیں ★ دوسری سہ ماہی کا نصاب کتنی ممبرات نے مکمل کیا۔

**اپریل ۱۹۸۸ء** ★ موصی صاحبات جائزہ لیں ان کا حصہ آمد پورے سال کا ادا ہو گیا ★ پندرہ روزہ تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ ★ امتحان میں کامیابی پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط بھجوانے ★ رمضان المبارک سے قبل اجلاس میں ہی رمضان المبارک کی برکات۔ عبادات۔ تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی جائے ★ صدقہ و خیرات کثرت سے دیا جائے ★ ناصرات کو قرآن مجید کا ایک دور کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔

**مئی ۱۹۸۸ء** ★ رمضان المبارک کی عبادات ★ عید الفطر ★ یوم خلافت ★ یوم امہات۔

**جون ۱۹۸۸ء** ★ دینی امتحان ناصرات الاحمدیہ ★ پندرہ روزہ تربیتی کلاس لجنہ اماءاللہ ★ بجٹ کے مطابق نو ماہ کے چندہ جات کا جائزہ لیں اور بقایا جات وصول کریں۔ ★ تیسری سہ ماہی کا دینی نصاب کتنی ممبرات نے مکمل کیا۔

**جولائی ۱۹۸۸ء** ★ دینی امتحان لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ★ ہفتہ قرآن مجید ★ عید الاضحیٰ۔

**اگست ۱۹۸۸ء** ★ پندرہ روزہ تعلیم القرآن کلاس ★ اجتماع کا پروگرام تیار کیا۔

**ستمبر ۱۹۸۸ء** ★ سالانہ رپورٹ لجنہ دس ستمبر تک مرکز کو بھجوانی ★ چندہ بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی ★ لوکل سالانہ اجتماع ★ چوتھی سہ ماہی کے نصاب کی رپورٹ۔ نوٹ:- ہفتہ تبلیغ کم از کم سال میں دو دفعہ اپنی سہولت کے پیش نظر منایا جائے۔ اور رپورٹ مرکز کو ارسال کی جائے۔

## احمدیہ مسلم کانفرنس اتر پردیش

احباب جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش (یوپی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آل اتر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۴، ۲۵ اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار آگرہ میں منعقد ہوگی۔

احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ کانفرنس میں احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے احباب و جماعتیں جلد اپنا حصہ بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ اور کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم ماسٹر ریاض احمد خان صاحب
صدر مجلس استقبالیہ
پوسٹ آفس [illegible] براستہ اچھنیرہ ضلع آگرہ (یوپی)
۲۸۳۱۰۱

## مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا آٹھواں سالانہ اجتماع

### ۷، ۸ اور ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش (۱۹۸۷ء) کو منعقد ہوگا

عہدیداران و اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۷، ۸ اور ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ ناظمین علاقہ اور زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس بابرکت روحانی اجتماع میں اپنی اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائیں نیز دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے اجتماع کو ہر رنگ میں کامیاب بنانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان


# اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PHONE. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA-700073


## لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا دوسرا سالانہ اجتماع

### ۹، ۱۰، ۱۱ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش (۱۹۸۷ء) کو منعقد ہوگا

جملہ عہدیداران و کارکنات لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے لئے ۹، ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ۔ ہر لجنہ اس روحانی اجتماع کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ ممبرات بھجوانے کی کوشش کرے۔ نیز اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو لائحہ عمل ۱۹۸۷ء میں دیئے گئے نصاب کے مطابق تیاری کر کے لانے کی کوشش کریں۔ چندہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ شرح لائحہ عمل ۱۹۸۷ء میں درج ہے۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت


# اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO. PHONE 278203
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET. CALCUTTA-700072.


## سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جیسا کہ مجالس بھارت کو علم ہے کہ امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی ۹، ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

اجتماع کے موقعہ پر ہونے والے مختلف علمی، ذہنی اور ورزشی پروگراموں کا سرکلر جملہ مجالس بھارت کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی مجلس کو سرکلر تا حال نہ ملا ہو تو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے رابطہ قائم کریں۔ قائدین مجالس اس سرکلر کو تمام خدام تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ


کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو ⁂ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

# رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT
PLOT NO-6, GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP CIGARETTE HOUSE
ANDHERI (EAST)

PHONES { OFFICE. 6348179
RESI. 629389 } BOMBAY-400099



تقویٰ کا مقام بہت ہی عظیم الشان ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

AUTOWINGS
16-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004

آٹووِنگس

PHONES { 76360
74350



ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

# الرؤف جیولرز

۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۴۱۷۰۵۹

## یَنصُرُکَ رِجَالٌ نُّوحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر۔ 294

## "میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائینز اینڈ جے۔ این انٹرپرائیزز

NO75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE NO. 228666.

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PUC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002
PHONE NO - 522860.

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANOORE - 670001. PHONE NO. 4478.
HEAD OFFICE P.O. PAYANGADI 670303 (KERALA)
PHONE NO - 12.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔ } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

### احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

### گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم)

### الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:۔ ۴۲۹۱۶)

## میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۲)

AIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!